سرکاری رپورٹ

ساتواں / اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ سہ شنبہ مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۹۱ء بمطابق ۱۳ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ

فہرست

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱۔	تلاوت کلام پاک و ترجمہ	۱
۲۔	تعزیتی قراردادیں اور دعاء مغفرت	۲
۳۔	وقفہ سوالات	۲
۳۔	رخصت کی درخواستیں	۳۷
۴۔	تحریک استحقاق نمبر۔۷ (منجانب سردار محمد طاہر خان لونی	۳۸
۵۔	تحریک التوا نمبر ۸ منجانب حاجی علی محمد نوتیزئی	۴۱
۶۔	قراردادیں (i) (قرارداد نمبر منجانب ارجن داس بگٹی صاحب) (ii) قرارداد نمبر منجانب سردار سنت سنگھ	۵۰

جلد ششم

شمارہ پنجم

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا ساتواں بجٹ اجلاس

مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۹۱ء بمطابق ۱۳ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ

بروز سہ شنبہ

زیر صدارت اسپیکر ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

صبح دس بجکر پچاس منٹ پر صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

اخوند زادہ عبدالمتین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَابْتَغِ فِیْمَآ اٰتٰکَ اللّٰہُ الدَّارَ الْاٰخِرَۃَ وَلَا تَنْسَ نَصِیْبَکَ مِنَ الدُّنْیَا وَاَحْسِنْ کَمَآ اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِی الْاَرْضِ ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم

ترجمہ : اور جو مال تم کو اللہ نے عطاء فرمایا ہے اس سے آخرت (کی بھلائی) طلب کیجئے اور دنیا سے اپنا حصہ نہ بھلایئے اور جیسی اللہ نے تم سے بھلائی کی ہے۔ (ویسی) تم بھی (لوگوں سے) بھلائی کرو اور ملک میں طالب فساد نہ ہو کیوں کہ اللہ فساد کرنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔ (سورۃ قصص = آیت نمبر۷۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

وقفہ سوالات

○ **مولانا عبدالغفور حیدری- (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)-** جناب اسپیکر میں نے تحریری طور پر سیکریٹری صاحب سے گذارش کی تھی اور میں اب بھی یہ گذارش کروں گا کہ دس اور گیارہ اکتوبر کے------

○ **جناب اسپیکر-** مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں میں وہ قرارداد پڑھا رہا ہوں- ہمارے پاس دو تعزیتی قراردادیں ہیں- ایک نواب محمد اکبر خان بگٹی صاحب' میر ہمایوں خان' مری صاحب' حاجی علی محمد نوتیزئی صاحب مسٹر ارجن داس بگٹی صاحب اور سردار سنت سنگھ صاحب کی جانب سے ہے اور دوسری قرارداد مولانا عبدالغفور حیدری صاحب اور مولانا نیاز محمد درانی صاحب کی طرف سے ہے-

آپ میر ہمایوں خان مری صاحب یا آپ کی طرف سے جو صاحب بھی قرارداد پڑھنا چاہیں- ایوان میں پڑھ دیں-

○ **میر ہمایوں خان مری-** جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے ہم ذیل ممبران جمہوری وطن پارٹی درج ذیل تعزیتی قرارداد کا نوٹس دیتے ہیں- قرارداد یہ ہے کہ-

مورخہ دس اور گیارہ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو کوئٹہ میں بلوچستان کے جن تیرہ بے گناہ اور معصوم بیٹوں اور بھائیوں کو بے دردی سے قتل کر دیا گیا- اس المناک سانحہ پر نہ صرف ہمیں اور ہماری پارٹی کو بلکہ پورے بلوچستان کی عوام کی دلی افسوس و صدمہ پہنچا ہے- ہم مرحومین کے لئے دلی دعائے مغفرت اور ان کے پسماندگان کے لئے صبر و جمیل کی دعا کرتے ہیں-

○ **جناب اسپیکر-** نواب محمد اکبر خان بگٹی صاحب' میر ہمایوں خان مری صاحب' حاجی علی محمد نوتیزئی صاحب' مسٹر ارجن داس بگٹی صاحب اور سردار سنت سنگھ صاحب کی جانب سے جو تعزیتی قرارداد پیش کی گئی یہ ہے کہ-

مورخہ دس اور گیارہ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو کوئٹہ میں بلوچستان کے جن تیرہ بے گناہ اور معصوم بیٹوں اور بھائیوں کو بے دردی سے قتل کر دیا گیا- اس المناک سانحہ پر نہ صرف ہمیں اور ہماری پارٹی کو بلکہ پورے بلوچستان کی عوام کو دلی افسوس و صدمہ پہنچا ہے- ہم مرحومین کے لئے دلی دعائے مغفرت اور ان کے پسماندگان کے لئے صبر و جمیل

کی دعا کرتے ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** اب مولانا عبدالغفور حیدری صاحب اپنی تعزیتی قرارداد پیش کریں۔

○ **مولانا عبدالغفور حیدری۔ (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ تعزیتی قرارداد پیش کرتا ہوں کہ۔

ہم مندرجہ ذیل تعزیتی قرارداد پاس کرتے ہیں مورخہ ۱۰ اور ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۱ء کے غیر انسانی خونریز واقعات میں جو جانیں تلف ہوئیں ہیں اس سے نہ صرف ان لوگوں کے لواحقین کو رنج و الم ہوا ہے۔ بلکہ صوبے کے تمام عوام کو شدید دکھ و صدمہ پہنچا ہے۔ اس المناک موقعہ اللہ بزرگ برتر کی بارگاہ میں دعا کی جائے کہ رب ذوالجلال مقتولین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دیں اور پس ماندگان صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

○ **جناب اسپیکر۔** مولانا عبدالغفور حیدری اور مولانا نیاز محمد درانی صاحب کی جانب سے جو تعزیتی قرارداد پیش کی گئی یہ ہے کہ:۔

ہم مندرجہ ذیل تعزیتی قرارداد پاس کرتے ہیں مورخہ ۱۰ اور ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۱ء کے غیر انسانی خونریز واقعات میں جو جانیں تلف ہوئیں ہیں اس سے نہ صرف ان لوگوں کے لواحقین کو رنج و الم ہوا ہے۔ بلکہ صوبے کے تمام عوام کو شدید دکھ و صدمہ پہنچا ہے۔ اس المناک موقعہ اللہ بزرگ برتر کی بارگاہ میں دعا کی جائے کہ رب ذوالجلال مقتولین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دیں اور پس ماندگان صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

○ **جناب اسپیکر۔** مولانا صاحب تشریف لاکر دعائے مغفرت فرمائیں۔

(ایوان میں دعائے مغفرت کی گئی)

وقفہ سوالات

○ **جناب اسپیکر۔** اب وقفہ سوالات ہے پہلا سوال میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** اپنے ساتھی کی طرف مجھے ان کا سوال دریافت کرنے کی اجازت دیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی اجازت ہے۔

○ **میر جان محمد خان جمالی۔ (وزیر سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ)۔** جناب

اسپیکر۔ چونکہ لاء منسٹر کی طبیعت ناساز ہے وہ نہیں آئے اگر آپ کی اجازت ہو تو میں ان کی طرف سے جواب دے دوں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ گذارش یہ ہے کہ آپ نے بار بار رولنگ بھی دی ہے کہ متعلقہ وزیر اسمبلی کے اجلاس میں سوالات کے جواب دینے کے لئے حاضر ہوں گے ہمیں اس بات کا افسوس بھی ہے اور دکھ بھی کہ آپ کی رولنگ کے باوجود وزیر صاحب تندرست و توانا ہو کر بھی آج تشریف نہیں لائے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے وزیر صاحب ایس اینڈ جی اے ڈی کی معلومات بھی نہیں ہوں گی وہ ضمنی سوال پر کہیں گے کہ متعلقہ وزیر نہیں ہیں لہٰذا میں گذارش کروں گا کہ آپ ان کو تاکید کریں یا اس دن کے لئے پوسٹپون Postpone کر دیں۔

○ **میر جان محمد خان جمالی۔** وزیر سروسز اینڈ جنرل منسٹریشن ڈیپارٹمنٹ۔ جناب اسپیکر۔ جیسا انہوں نے کہا کہ متعلقہ وزیر تندرست و توانا ہونے کے باوجود نہیں آئے لیکن سوال کنندہ بھی موجود نہیں ہیں اس لئے دونوں طرف ایک ہی حال ہے اگر آپ اجازت دیں گے تو میں جواب دے دوں گا۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب جیسا کہ انہوں نے کہا کہ دونوں طرف ایک ہی حال ہے لیکن جو سوالات کئے گئے ہیں وہ منسٹر کے لئے نہیں کئے گئے یا دونوں کے لئے نہیں کئے گئے بلکہ ان کا تعلق بلوچستان کے عوام سے ہے اگر لاء منسٹر بھی ہوتے تو بھی ہم سہ لیتے۔ خیر متعلقہ ممبر کو آنا تو چاہئے تھا معلوم نہیں کیا وجہ ہے کہ وہ نہیں آئے۔

☆ ۳۱۷ **جناب اسپیکر۔** وزیر صاحب جواب پڑھیں۔

○ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (مسٹر ارجن داس بگٹی صاحب نے دریافت کیا)

کیا وزیر قانون از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

سول جج صاحبان کو کونسی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ نیز کیا انہیں ٹرانسپورٹ کی سہولت بھی دی گئی ہے یا نہیں، تفصیل دی جائے۔

○ **میر جان محمد خان جمالی۔** وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی۔ یہ درست ہے کہ سول جج صاحبان کو

کہیں بھی حکومت بلوچستان نے ٹرانسپورٹ کی سہولت نہیں دی ہے تاہم اس ضمن میں یہ تذکرہ بے جا نہ ہوگا کہ پاکستان کے دوسرے صوبوں میں بھی جج صاحبان کو ٹرانسپورٹ کی سہولت نہیں دی گئی ہیں۔ جہاں تک سول جج صاحبان کی تقرری تنخواہ اور دیگر سہولیات کا تعلق ہے تو صوبائی حکومت اس سلسلے میں مکمل طور پر خودمختیار اور مجاز ہے جبکہ عدالت عالیہ اس بابت صرف سفارشات ہی کرسکتی ہے۔ جن پر عمل درآمد کرنا صوبائی حکومت کے لئے اختیاری ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** (ضمنی سوال) جناب اسپیکر۔ اس سلسلے میں میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ کیا عدالت عالیہ نے اس بابت کوئی سفارشات کی ہیں؟

○ **وزیر سروسز جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ۔** جناب اسپیکر اس سلسلے میں پہلی میٹنگ ہوچکی ہے اور دوسری میٹنگ عنقریب ہوگی۔ عدالت عالیہ جو سفارشات ہوں گی۔ صوبائی حکومت اخلاقی طور پر ان پر پورا پورا عملدرآمد کرنے کی پابندی ہوگی اوران پر عمل ہوگا۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** کیا وہ سفارشات عدالت عالیہ سے آئی ہیں؟

○ **وزیر سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ۔** جی۔ صرف ایڈیشنل سیشن جج صاحبان کے بارے میں عدالت عالیہ کی سفارشات آئی ہیں۔ لیکن سول ججوں کے بارے میں دوسری میٹنگ ہو رہی ہے۔

☆ ۳۱۸ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (مسٹر ارجن داس بگٹی نے دریافت کیا)

کیا وزیر قانون از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

سال ۱۹۹۰ء تا ۳۱/ مئی ۱۹۹۱ء تک کل کتنے سول ججوں کو کن کن اضلاع میں تعینات کیا گیا ہے۔ تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

○ **ایس اینڈ جی اے ڈی**

سال ۱۹۹۰ء تا مئی ۱۹۹۱ء سول جج صاحبان کے درج ذیل تبادلے اور تقرریوں کا عمل میں لایا گیا۔

نمبر شمار	نام آفیسر مع عہدہ	پوسٹنگ کی جگہ	تاریخ جسکو چارج سنبھالا	تاریخ جس کو چارج چھوڑا
۱۔	مسز طاہر صفدر	کوئٹہ	۶/۷/۸۷	۴/۳/۹۱

	سینئر سول جج			
۲۔	مسٹر عبدالخالق خان	کوئٹہ	۱۰/۱/۸۹	۲۴/۳/۹۱
	سول جج / آفیشیٹنگ سینئر سول جج			
۳۔	مسٹر پرویز احمد گولہ	کوئٹہ	۴/۴/۹۱	تاحال
	سول جج۔ دوئم			
۴۔	مسٹر طاہر پروین	کوئٹہ	۸/۴/۸۷	تاحال
	سول جج۔ سوئم			
۵۔	مسٹر عبدالرشید	لورالائی	۴/۱/۸۹	تاحال
	سول جج			
۶۔	مسٹر ظہیرالدین	سبی	۳/۵/۹۰	تاحال
۷۔(الف)	مسٹر محمد سلیمان	ڈیرہ اللہ یار	۱۱/۱/۹۰	۲۸/۳/۹۱
	سول جج			
(ب)	مسٹر محمد حنیف	ڈیرہ اللہ یار	۴/۴/۹۱	تاحال
	سول جج			
۸۔(الف)	مسٹر محمد سلیمان	حب	۲۸/۳/۸۷	۷/۱/۹۰
(ب)	مسٹر محمد حنیف	حب بمقام کوئٹہ	۴/۴/۹۰	۲۷/۳/۹۱
	سول جج			
(ج)	مسٹر محمد سلیمان	حب	۶/۴/۹۱	تاحال
	سول جج			

نوٹ : ماہ جنوری ۱۹۹۰ء تا اپریل ۱۹۹۰ء تک سول جج سبی کی آسامی خالی رہی تھی تاہم اس کا اضافی چارج سول جج ڈیرہ اللہ یار کے پاس رہا۔

۲۔ عدالتہائے سول جج صاحب حب کو کوئٹہ میں مقدمات کی زیادتی کی وجہ سے ستمبر ۱۹۸۹ء کو حب سے کوئٹہ منتقل کیا گیا تاہم مارچ ۱۹۹۱ء میں اسے دوبارہ بمقام حب منتقل کر دیا گیا۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا۔ اس سلسلہ میں میرا ضمنی سوال ہے کہ جواب میں نمبر شمار پیرا نمبر ۳ پر مسٹر پرویز احمد گولہ تاریخ ۹۱/۴/۴ تا حال اس کے بارے میں ذرا وضاحت چاہیئے۔

○ **مسٹر جان محمد جمالی۔ وزیر ملازمتہائے و نظم و نسق عمومی۔** جناب اسپیکر۔ جب اس سوال کا جواب دیا گیا تھا اس وقت وہی پوزیشن تھی لیکن ۲ اکتوبر سے ان کی سروس کو extant نہیں کیا گیا۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا۔ extant نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

○ **وزیر ملازمتہائے و نظم و نسق عمومی۔** جناب والا۔ ہائی کورٹ کو لکھ کر بھیج دیا گیا تھا۔ چیف جسٹس نے فرمایا تھا کہ آپ ہم سے پہلے کنسلٹ کریں۔ پھر ایکسٹینشن دیا کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے کہا کہ ججز کی جتنی آسامیاں ہیں اس پر ان کی رائے یہ ہے کہ ایڈہاک پر جو ججز ہیں وہ پبلک سروس کمیشن کے سامنے جائیں اور وہاں سے اپنے آپ کو کنفرم کرائیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ چھ ججز میں سے پانچ کو کنفرم کرنا اور ایک کو ایکسٹینڈ کرنا اور چار کو ایڈہاک پر کنفرم کرنا اور اس میں ایک کو چھوڑ دینا اس کی وجوہات کے بارے میں آپ سے پوچھ رہا ہوں۔

○ **وزیر ملازمتہائے و نظم و نسق عمومی۔** جناب اسپیکر۔ آپ بھی بخوبی جانتے ہوں گے کہ یہ ہائی کورٹ کے صوابدید پر ہوتا ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ جب ہائی کورٹ کی طرف سے آپ کے پاس ایک لیٹر آتا ہے۔ جو چھ ججز کے کنفرمیشن کے بارے میں ہوتا ہے۔ جس کی کاپی میرے پاس موجود ہے۔ تو ایس اینڈ جی اے ڈی کیس بنا کر پانچ کو کنفرم کرتی ہے اور ایک کو accept نہیں کرتی میں ان وجوہات کے بارے میں آپ سے پوچھ رہا ہوں؟

○ **وزیر ملازمتہائے و نظم و نسق عمومی۔** جناب والا۔ اس سلسلہ میں چیف جسٹس صاحب سے رابطہ قائم کیا گیا تھا۔ جب انہوں نے اپنے عہدے کا اوتھ Oath لیا تھا۔ اس کے بعد ان کی طرف سے اس کیس کے سلسلہ میں پازیٹو Positive جواب نہیں آیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے کنسلٹ نہیں کیا گیا۔ جبکہ سول

جج پبلک سروس کمیشن کے سامنے پیش ہوتے ہیں جن کے انٹرویو کی تاریخ اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ جناب اسپیکر۔ اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ وہاں جو کنڈیڈیٹ Condidates کی جو چھ آسامیاں تھیں وہاں سات امیدوار گئے صرف دو نے تحریری امتحان پاس کیا اور عنقریب ان کے انٹرویو ہونے والے ہیں۔ ۱۵ نومبر تک جو بھی پاس ہوں گے ان کی کنفرمیشن کے بارے میں پبلک سروس کمیشن لکھ کر بھیجے گی۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر میں بڑے ادب سے گذارش کروں گا کہ وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی تشریف رکھتے ہیں مگر وزیر قانون تشریف نہیں رکھتے ہیں۔ پرسوں اسی پرویز احمد گولہ کے لئے ایس اینڈ جی اے ڈی کی طرف ہائی کورٹ ایکسٹینس کا لیٹر بھیجا گیا ہے تو جناب مجھے وجہ سمجھ میں نہیں آرہی ہے کہ پہلے ایکسٹینشن کا نہیں کیا جاتا اور اس کے بعد پھر ایس اینڈ جی اے ڈی کی طرف سے لیٹر کا جاری ہونا۔ اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آرہی ہے میں نے وجوہات کے بارے میں ضمنی سوال کیا تھا۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس حد تک تو آپ کے سامنے بات آگئی کہ ہائی کورٹ کی صوابدید ہو۔ ارجن داس صاحب ابھی جو وضاحت آپ چاہتے تھے اتنی ہی وضاحت آپ ان سے مانگیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ بالکل عدالت عالیہ کی صوابدید پر ہے۔ لیکن پرسوں جب ایک لیٹر دوبارہ جاتا ہے اور اس سے پہلے جب وہ ایکسٹینس لیٹر نہیں جاتا وضاحت چاہوں گا کہ اس میں کیا بات ہے کہ میں دن چھوڑ کر ایک کو پھر ایکسپٹ کیا جاتا ہے اور اس کو کنفرم کیا جاتا ہے جب کہ دس دن قبل اس کا نام کنفرمیشن میں نہیں ڈالا جاتا ہے۔ اس کی وجوہات کے بارے میں اور جو لیٹر پرسوں انہوں نے بھیجا ہے اس کے بارے میں بھی نشاندہی کریں۔

○ **وزیر ملازمتہاء و نظم و نسق عمومی۔** جناب اسپیکر۔ اس سلسلہ میں کچھ چیف جسٹس صاحب کی رائے تھی۔ جب ہم اپنے reasons ریزن بھیجے کہ ہم اس ایکسپٹ کرتے ہیں تو انہوں نے کہا پہلی بات تو یہ کہ آپ نے ہم سے کنسلٹ نہیں کیا دوسری بات یہ کہ یہ پوسٹیں پبلک سروس کمیشن میں ایڈورٹائز ہوئی تھیں تو ان صاحبان کو ادھر جانا چاہئے تھا۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ منسٹر ایس اینڈ جی اے ڈی یہ کہتے ہیں کہ جب ہم نے چیف جسٹس کی طرف بھیج دیا اور اس طرف سے ہمیں پازیٹو رسپانس نہیں آیا یہ ابھی بتا رہے تھے اس کے

لئے نیگیٹو ریسپانس آیا اور دوسروں کے لئے پاز۔ٹیو ریسپانس آیا اس کی کیا وجہ تھی کہ ان کے لئے پازیٹو ریسپانس آیا اور ایک کے لئے نیگیٹو؟

○ **جناب اسپیکر۔** پاز۔ٹیو کی بات نہیں ہوئی ہیں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا۔ اگر آپ ریکارڈ کو چیک کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ انہوں نے کہا تھا کہ اس طرف سے پاز۔ٹیوں ریسپانس نہیں آیا۔ جناب الفاظ پازیٹو بھی اس کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ ریکارڈ کو چیک کریں اس میں یہی ہو گا۔

○ **وزیر ملاز متہائے و نظم و نسق عمومی۔** جناب اسپیکر۔ یہ چیف جسٹس کی صوابدید پر ہوتا ہے وہ جب کسی چیز کا نوٹس لے یا کسی چیز کو وہ ایکسپٹ کریں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ میرا ضمنی سوال تھا کہ جب ہائی کورٹ سے ایک لیٹر آتا ہے کنفرمیشن کے لئے ان چھ ججز کو کنفرم کیا جائے گا۔ یا ایکسٹینٹ کیا جائے۔ تو ایس اینڈ جی اے ڈی ایک کو ایکسپٹ نہیں کرتی ہے اس کے بعد ایس اینڈ جی اے ڈی ایکسپلنس لیٹر بھیجواتی ہے انہیں تو میں نے اس کی وجہ پوچھی ہے دس دن پہلے آپ ایکسپٹ نہیں کرتے اور دس دن کے بعد آپ ایکسپلنس لیٹر یا کنفریشن کا لیٹر آپ خود سجیسٹ کرتے ہیں جیسے چیف جسٹس ایکسپٹ نہیں کرتا ہے۔ اس میں ایس اینڈ جی اے ڈی کا کیا کردار ہے؟

○ **وزیر ملاز متہائے و نظم و نسق عمومی۔** جناب والا کیس سارے بھیج دیئے گئے تھے جب وہ کیس واپس آئے تو اس میں پرویز احمد گولہ کا کیس نہیں ہوا تھا۔ جب پرویز گولہ کا کیس مو کیا تو جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ انہوں نے وہی کہا کہ ہم سے کنسلٹیشن نہیں کی گئی اور جیسا کہ میں نے کہا کہ پازیٹو ریسپانس نہیں ہے میں یہ دوبارہ کہتا ہوں اور یہ ہے چیف جسٹس کی صوابدید پر۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس سوال پر کوئی اور ضمنی سوال کوئی اور صاحب کرنا چاہیں۔

☆ ۳۶۱ **میر ظہور حسین کھوسہ۔** (مسٹر ارجن داس بگٹی صاحب نے دریافت کیا)

کیا وزیر آبپاشی و برقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میرے ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا تھا کہ اچ شاخ کے ٹیل کے زمینداروں کو پانی مہیا کرنے کے لئے (ISRP) کے توسط سے سروے ہو رہا ہے۔ جیسے ہی رپورٹ موصول ہوگی۔ اس کی روشنی میں کام شروع کر دیا جائے گا؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا (ISRP) کی رپورٹ موصول ہوگئی ہے۔ اگر ہاں تو اس رپورٹ پر ایک تک کیا پیش رفت ہوئی ہے۔ کیونکہ ٹیل کے زمینداروں کو چاول کی کاشت کے لئے اب تک مناسب مقدار میں پانی میسر نہیں ہوا ہے تفصیل دی جائے؟

○ وزیر آبپاشی و برقیات۔ مولانا نیاز محمد دوتانی۔(الف) یہ درست ہے کہ اوچ شاخ کی درستگی کا کام منصوبہ بحالی آبپاشی (آئی ایس آر پی) کے تحت سرانجام دینے کا پروگرام ہے اور اس سلسلے میں ضروری کاغذات تخمینہ نقشے وغیرہ بنا کر منظوری کے لئے نیسپاک کو (NESPAK) کو مزید جانچ پڑتال کے لئے بھیج دیئے گئے ہیں منظوری موصول ہونے کے فوراً بعد کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ب) جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے محکمہ آبپاشی نے مذکورہ اسکیم کا سروے مکمل کر لیا ہے جس کا تخمیناً لاگت (۲ کروڑ ۸۰ لاکھ) تیار کرکے نیسپاک اور ورلڈ بینک کی منظوری کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔ ان کی منظوری کے فوراً بعد کام شروع کر دیا جائے گا محکمہ اپنی سطح پر منظوری کے لئے بھرپور کوشش کر رہا ہے تاکہ اس اسکیم پر جلد از جلد کام شروع کیا جاسکے۔

☆ ۳۴۳ میر ظہور حسین کھوسہ۔ (مسٹر ارجن داس بگٹی صاحب نے دریافت کیا)

کیا وزیر آبپاشی و برقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ (ایو۔ ایس ایڈ) کے ذریعہ بعض سیم شاخوں کو اصل حالت میں لانے کے سروے کا کام جاری ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس پروگرام میں کون کون سے سیم شاخ شامل ہیں اور کون کون سے شاخ کو اصل حالت میں لانے کا کام کس حد تک اور کس قدر باقی ہے نیز اس کام کی نگرانی کونسا ادارہ کر رہا ہے تفصیل دی جائے؟

○ وزیر آبپاشی و برقیات۔(الف) حیروین ڈرینج پر یو ایس ایڈ کے تحت کسی کام کا کوئی سروے نہیں

ہو رہا ہے۔

(ب) تاہم ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے ۱۹۸۸ء کے سیلابی نقصانات کی بحالی کا کام مندرجہ ذیل سیم شاخوں پر شروع ہوچکا ہے اور اس وقت تقریباً آخری مراحل میں ہے۔

☆ ۳۶۳ میر ظہور حسین کھوسہ۔ (مسٹر ارجن داس بگٹی صاحب نے دریافت کیا)

کیا وزیر آبپاشی و برقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت بلوچستان نے حالیہ معاہدہ کے تحت زمینداروں کو صوبہ میں نہری پانی کی وافر مقدار مہیا کرنے کی خوشخبری دی تھی۔ لیکن صورتحال گذشتہ سال سے برعکس ہے اور زیر کاشت رقبہ کی فصلیں پانی نہ ملنے کی وجہ سے خشک ہوگئی ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو نصیر' جڈھیر ٹیل اور مانجوٹھی شاخوں میں پانی کی مقدار اس قدر کم ہے کہ ٹیل کے زمینداروں کو آبپاشی تو درکنار پینے کے لئے بھی پانی فراہم نہیں کیا گیا ہے۔ اس کی کیا وجوہات ہیں۔ تفصیل دی جائے؟

○ وزیر آبپاشی و برقیات۔(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پاکستان نے چاروں صوبوں کی رضامندی سے پانی کی تقسیم کا دیرینہ مسئلہ حل کر دیا ہے اور اس معاہدے کی رو سے بلوچستان کو موجودہ ○ ۲۰- ایم اے ایف (دو ملین ایکڑ فیٹ) سالانہ کی بجائے ۳٫۸۷ ایم اے ایف (ملین ایکڑ فیٹ) سالانہ پانی ملے گا۔ مگر بلوچستان کو ملنے والا زائد پانی اسی وقت تک زمینداروں کو فراہم نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ بلوچستان کے نہروں کا پانی بہنے کی گنجائش کو بڑھا نہیں دیا جاتا۔ پٹ فیڈر کی توسیع کا کام واپڈا کے توسط سے شروع ہوچکا ہے جس کے مکمل ہونے پر کاشتکاروں کو مزید پانی مہیا کیا جاسکے گا۔

(ب) نصیر جڈھیر اور ٹمپل شاخیں پٹ فیڈر نہر سے نکلتی ہیں اور پٹ فیڈر نہر میں اس وقت صرف ۳،۱۴۰ (تین ہزار ایک سو چالیس) کیوسک کی گنجائش ہے جبکہ ڈیزائن کے مطابق اس کی گنجائش ۶،۷۰۰ (چھ ہزار سات سو) کیوسک ہوگی۔ چنانچہ جب تک پٹ فیڈر نہر کو چوڑا کرکے اس کی گنجائش ۶،۷۰۰ (چھ ہزار سات سو) کیوسک نہیں کر دی جاتی اس کی ذیلی شاخوں میں زمینداروں کو ان کی ضروریات کے مطابق پانی مہیا نہیں ہوسکے گا۔ پٹ فیڈر نہر کی توسیع کا کام جاری ہے اور یہ انشاء اللہ ۱۹۹۵ء تک مکمل ہوجائے گا۔

جہاں تک مانجھوٹی شاخ کا تعلق ہے اس میں امسال نو فٹ پانچ انچ تک پانی چلایا گیا ہے اور پورے خریف

کے موسم میں اس شاخ کے زمینداروں کی طرف سے پانی کی کمی کے متعلق کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔

○ **وزیر آبپاشی۔** جناب والا۔ میر ظہور حسین کھوسہ میرے پاس آئے بھی تھے۔ آج اگر آجاتے تو اچھا ہوتا۔ ان سے بات بھی ہوئی تھی۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا کنسرن ممبر اپنے علاقے کے بارے میں زیادہ سمجھتے ہیں۔ اگر وہ آجائیں تو اپنے مسائل زیادہ بہتر طریقہ سے پیش کرسکتے ہیں۔ یہ سوال کسی اور دن کے لئے رکھ لئے جائیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس طرح کئی سوالات رہ جائیں گے اس طرح یہ ریکارڈ پر آجائیں گے متعلقہ ممبر اپنے یہ سوال دوبارہ وزیر متعلقہ سے پوچھ لیں گے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا۔ یہاں پر اریگیشن کے جتنے سوال ہیں وہ کھوسہ صاحب کی طرف سے ہیں۔ وہ آج ایوان میں موجود نہیں ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** اگر ان جوابات میں وضاحت نہیں ہے تو وہ اس پر دوسرا سوال ایوان میں لیکر آئیں گے اور اس میں جیسی بھی صورت ہوگی۔ اگلا سوال نمبر ۳۶۴

☆ ۳۶۴ **میر ظہور حسین کھوسہ۔** (مسٹر ارجن داس بگٹی صاحب نے دریافت کیا)

کیا وزیر آبپاشی و برقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۹۰-۱۹۸۹ء اور ۹۱-۱۹۹۰ء کے دوران تمام ایم۔ پی۔ اے' ایم۔ این۔ اے اور سینٹرز نے مخصوص کوٹہ کے تحت پانچ پانچ دیہاتوں کو بجلی فراہم کرنے کی تجاویز دی تھیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا مذکورہ تجویز کردہ دیہاتوں کو بجلی فراہم کی گئی ہے۔ اگر جواب نفی میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں ضلعوار تفصیل دی جائے۔ نیز رواں مالی سال کے لئے فی رکن کا کوٹہ کس قدر ہے اور تجاویز کب تک طلب کی جائیں گی؟

○ **وزیر آبپاشی و برقیات**۔(الف) صوبائی حکومت کی طرف سے ۹۰-۱۹۸۹ء میں واپڈا کو بجلی پہنچانے کے لئے ۲۸۱ گاؤں کی منظوری کی فہرست دی گئی (۴ گاؤں فی ایم پی اے۔ ایم این اے اور سینٹرز) اور اس کے علاوہ مرکزی حکومت کی طرف سے ۱۰۲ اور وزیر اعظم کی طرف سے ۸۵ گاؤں کو بجلی پہنچانے کے لئے منظوری دی

گئی جبکہ سال ۹۱-۱۹۹۰ء کے دوران دیہاتوں کو بجلی پہنچانے کے لئے کوئی کوٹہ مختص نہیں کیا گیا تھا بلکہ ۹۰-۱۹۸۹ء کے باقی ماندہ تجویز کردہ دیہاتوں کو ہی بجلی مہیا کرنے کا کام جاری رکھا گیا۔

(ب) ان مجموعی ۲۶۸ گاؤں میں سے واپڈا نے اپنے بجٹ کے حساب سے ۹۰-۱۹۸۹ء میں ۱۲۹ گاؤں اور ۹۱-۱۹۹۰ء میں ۱۰۴ گاؤں کو بجلی پہنچائی ہے اس طرح اب تک ۲۳۳ گاؤں کو بجلی پہنچائی جاچکی ہے جن کی فہرست ذیل ہے۔ جبکہ باقی دیہاتوں کو بجلی کی فراہمی کا کام فنڈز کی کمی کی وجہ سے شروع نہیں کیا جاسکا۔ وفاقی حکومت کا موقف ہے کہ آئندہ دیہاتوں کو بجلی کی فراہمی کے کام کے لئے صوبائی حکومت اپنے بجٹ سے رقم مہیا کرے گا۔

رواں مالی سال کے دوران محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات نے تمام ممبران صوبائی اسمبلی کے لئے تین۔ تین دیہاتوں کا کوٹہ دیا ہے جس کے لئے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات نے متعلقہ ممبران صوبائی اسمبلی کو چٹھیاں ارسال کردی ہیں۔

لسٹ دیہات برائے سال ۹۰-۱۹۸۹ء جو بجلی فراہم کی گئی

نمبر شمار	نام دیہات	ضلع	سفارش کردہ
۱۔	کلی میر خان	قلات	نواب محمد اسلم رئیسانی
۲۔	کلی لال آباد	قلات	نواب محمد اسلم رئیسانی
۳۔	کلی فیض آباد	قلات	نواب محمد اسلم رئیسانی
۴۔	کلی عبدالغفار (سالانی	قلات	نواب محمد اسلم رئیسانی
۵۔	کلی محمد دین بارو	پشین	خالد خان مشیر
۶۔	کلی خوشاب	پشین	اباوان فریدون
۷۔	کلی محراب کچھ	پشین	سرور خان
۸۔	کلی بابک زیارت	پشین	عبدالرحمن آغا
۹۔	بستی حویلی حیدر	لورالائی	میرباز خان کیتھران MNA
۱۰۔	بستی صوفی جمالان	لورالائی	میرباز خان کیتھران

۱۱- ڈومران کچلاک	کوئٹہ	عنایت اللہ بازئی
۱۲- بستی شادو عثمانی	لورالائی	طارق محمود
۱۳- چالی لغل	پشین	مولوی عصمت اللہ
۱۴- حرمزئی چمن	پشین	سردار بشیر ترین
۱۵- برشا	لورالائی	مولوی عبدالسلام
۱۶- حاجی برات کچلاک	کوئٹہ	مولوی نور محمد
۱۷- جتی سکمانزئی	قلات	نواب اسلم رئیسانی
۱۸- مظہر سرمستانی	قلات	مولوی عطاء اللہ
۱۹- ستانی عمر آباد	قلات	محمد ایوب بلوچ
۲۰- چیٹ شیر علی	قلات	مولوی غلام مصطفیٰ
۲۱- گزان	خضدار	میر ثناء اللہ زہری
۲۲- ہری	خضدار	عبدالمجید بزنجو
۲۳- احمد خان لوزا	قلات	سعید ہاشمی
۲۴- چدرانی	قلات	نواب اسلم رئیسانی
۲۵- بلگانی	چاغی	عید محمد نوتیزئی
۲۶- الجبرا (حصہ دوئم)	قلات	ڈاکٹر عبدالمالک
۲۷- روشال	خضدار	عبدالمجید بزنجو
۲۸- عید محمد	خضدار	اختر مینگل
۲۹- میوانی بدری	خضدار	عبدالمجید بزنجو
۳۰- جمالدینی حصہ سوئم	چاغی	محمد اکرم
۳۱- تورو	کچھی	نصیر بنگلزئی
۳۲- حاجی محمد عثمان	کچھی	نصیر بنگلزئی
۳۳- سردار آدم خان	کچھی	سردار چاکر خان ڈومکی

۳۴- حاجی نوردین	کچھی	محمد ہاشم شاہوانی
۳۵- میر یارو خان		
۳۶- بزری	سبی	محمد خان باروزئی
۳۷- تاج حبیب	کچھی	محمد ہاشم
۳۸- تورہند	کچھی	محمد ہاشم
۳۹- عبدالسلام ملاوار	ژوب	فیض اللہ آخوند زادہ
۴۰- عمرزئی	ژوب	محمد اسحاق
۴۱- شادر خان	پشین	سید عبدالرحمن آغا
۴۲- صلاح محمد	پشین	سید عبدالرحمن آغا
۴۳- ہزار شیر	لورالائی	سردار طاہر لونی
۴۴- سیائی	لورالائی	سردار طاہر لونی
۴۵- کلی اسماعیل شہر	لورالائی	سردار طاہر لونی
۴۶- بلوگر کچلاک	کوئٹہ	عنایت اللہ خان بازئی
۴۷- شالدزئی	کوئٹہ	عنایت اللہ خان بازئی
۴۸- منہاس	کوئٹہ	بیگم کچھن داس
۴۹- پٹی زیان	پشین	سرور خان کاکڑ
۵۰- شیخ آباد	ژوب	مولوی محمد اسحاق
۵۱- بہادر داد خان	کچھی	حسین اشرف
۵۲- آصف خان	کچھی	حسین اشرف
۳۵- جمعہ کچ مسی	سبی	محمد خان باروزئی
۳۵- آرین	سبی	محمد خان باروزئی
۵۵- مومدری کالونی	ڈیرہ بگٹی	نواب محمد اکبر خان بگٹی
۵۶- ظفر کالونی	ڈیرہ بگٹی	نواب محمد اکبر خان بگٹی

۵۷-	بیہو	خضدار	سردار ثناء اللہ
۵۸-	ڈوگن	قلات	سردار ثناء اللہ
۵۹-	آدم زئی	قلات	مولوی عطاء اللہ
۶۰-	کرکی جدید	قلات	مولوی عطاء اللہ
۶۱-	کلری رضا محمد	قلات	سعید ہاشمی
۶۲-	ابراہیم زئی	خضدار	اختر مینگل
۶۳-	گوٹھ محمد قاسم	تمبو	صادق عمرانی
۶۴-	گوٹھ محمد پناہ	تمبو	صادق عمرانی
۶۵-	گوٹھ برکت علی	تمبو	صادق عمرانی
۶۶-	گوٹھ علی نواز ندوانی	جعفر آباد	وزیر اعلیٰ
۶۷-	گوٹھ خیر واہ	کچھی	سردار چاکر خان ڈومکی
۶۸-	داد محمد چک نمبر ۹۷	مظفر آباد	اختر مینگل
۶۹-	کلی ہرونی	چاغی	عید محمد نوتیزئی
۷۰-	نہال خان	چاغی	عید محمد نوتیزئی
۷۱-	تاڑا گجانی	جعفر آباد	وزیر اعلیٰ
۷۲-	مرید مینگل	جعفر آباد	وزیر اعلیٰ
۷۳-	غلام محمد کندرانی	جعفر آباد	وزیر اعلیٰ
۴۷-	اللہ داد عمرانی	تمبو	صادق عمرانی
۷۵-	مروکی نصیب آباد	خضدار	محمد اکرم بلوچ
۷۶-	دیہات گوال کاریز	پشین	سرور خان
۷۷-	دیہات نور محمد	کوہلو	میر ہمایوں خان مری
۷۸-	دیہات بہرام خان زرکون	کوہلو	ارجن داس بگٹی
۷۹-	دیہات شاہ محمد مری	جعفر آباد	نبی بخش کھوسہ MNA

۸۰- دیہات قربان علی خان	جعفر آباد	نبی بخش کھوسہ MNA
۸۱- دیہات حاجی عطا محمد پلال	جعفر آباد	نبی بخش کھوسہ MNA
۸۲- دیہات مرید خان قمبرانی	تمبو	الحاج میر شاہ نواز
۸۳- دیہات سید ستار علی شاہ	تمبو	الحاج میر شاہ نواز
۸۴- دیہات حاجی پنال خان جمالی	تمبو	الحاج میر شاہ نواز
۸۵- دیہات خیر مال خان لاشاری	تمبو	الحاج میر شاہ نواز
۸۶- دیہات میر راہی خان	تمبو	الحاج میر شاہ نواز
۸۷- قل کاری	قلات	نواب اسلم رئیسانی
۸۸- جاوید آباد	جعفر آباد	میر ظفر خان جمالی
۸۹- کرم وریک	جعفر آباد	میر ظفر خان جمالی
۹۰- غلام رسول رند	جعفر آباد	میر ظفر اللہ خان جمالی
۹۱- نوید آباد	تمبو	آغا عبدالرحمٰن
۹۲- ہستاری	قلات	مولوی غلام مصطفیٰ
۹۳- ریکازئی	قلات	مولوی غلام مصطفیٰ
۹۴- علی زئی	قلات	مولوی غلام مصطفیٰ
۹۵- گوٹھ میر محمد حیات	قلات	مولوی عطاء اللہ
۹۶- گوٹھ اللہ بخش	خضدار	عبدالمجید بزنجو
۹۷- گوٹھ مہراب ندوائی	جعفر آباد	میر نبی بخش کھوسہ
۹۸- گوٹھ ابلو	خضدار	عارف خان MNA
۹۹- گوٹھ تمبو	خضدار	منظور احمد گچکی MNA
۱۰۰- گوٹھ سادی خان	قلات	بی بی آمنہ MNA
۱۰۱- گوٹھ قیصر خان لاشاری	تمبو	عبدالرحمٰن جمالی سینیٹر
۱۰۲- گوٹھ رنگی محمود	قلات	حسین بخش بنگلزئی سینیٹر

۱۰۳۔	کاکاہر	خضدار	نصیر مینگل
۱۰۴۔	چتوک	ڈیرہ بگٹی	نواب سلیم بگٹی
۱۰۵۔	گوٹھ میران عمرانی	تمبو	نواب اسلم رئیسانی
۱۰۶۔	بازر خان	تمبو	نواب اسلیم رئیسانی
۱۰۷۔	شیر علی نگر	تمبو	نواب اسلیم رئیسانی
۱۰۸۔	کرم علی بروہی	تمبو	وزیراعظم
۱۰۹۔	دل جان جروار	تمبو	وزیراعظم
۱۱۰۔	کامل فقیر	تمبو	وزیراعظم
۱۱۱۔	حاجی پیر محمد موزہ	تمبو	وزیراعظم
۱۱۲۔	داہی بخش لاشاری	ڈیرہ بگٹی	سینٹر محمد ابراہیم بلوچ
۱۱۳۔	کلی خودسر	ژوب	مولانا اسحاق خان خوشی
۱۱۴۔	ناروزئی	ژوب	فیض اللہ اخوندزادہ
۱۱۵۔	عبدالباقی	پشین	سردار بشیر ترین
۱۱۶۔	کلی ملک یار	پشین	سردار بشیر ترین
۱۱۷۔	کلی احمد خیل	پشین	بشیر مسیح
۱۱۸۔	کلی رسوزئی تری	قلعہ سیف اللہ	مولوی عصمت اللہ
۱۱۹۔	کلی داد جلال	قلعہ سیف اللہ	مولوی عصمت اللہ
۱۲۰۔	کلی مامد وپالہ	پشین	آبادان فریدون
۱۲۱۔	کلی شینہ	ژوب	نواب زادہ جہانگیر جوگیزئی
۱۲۲۔	کلی کوچہ زئی	ژوب	فیض اللہ اخوندزادہ
۱۲۳۔	کلی کیمپ شیرانی	ژوب	مولا اسحاق خوستی
۱۲۴۔	کلی فیروزی کان	ژوب	مولوی عصمت اللہ
۱۲۵۔	کلی خار کاران	ژوب	نواب زادہ جہانگیر خان جوگیزئی

۳۶۔	کلی قاسم	پشین	سرور خان کاکڑ
۳۷۔	بانگ مرزا	پشین	عبدالحمید خان اچکزئی
۳۸۔	حمید زئی	پشین	حمید خان اچکزئی
۳۹۔	کرل آباد	پشین	فضل آغا سینٹر
۴۰۔	دولت آباد	پشین	سردار بشیر خان ترین

لسٹ دوران سال ۹۱-۱۹۹۰ء جن دیہات کو بجلی فراہم کی گئی

نمبر شمار	گاؤں کا نام	ضلع	سفارش کردہ
۱۔	گوٹھ رئیس محبت	تمبو	رسول بخش سینٹر
۲۔	محمد صالح سہتانی	تمبو	صادق عمرانی (ایم پی اے)
۳۔	فتح علی عمرانی	تمبو	صادق عمرانی (ایم پی اے)
۴۔	دل مراد عمرانی	تمبو	صادق عمرانی (ایم پی اے)
۵۔	گوٹھ منور احمد بخش بھلانی	جعفر آباد	جان محمد جمالی (ایم پی اے)
۶۔	گوٹھ حاجی خان واہی بخش	جعفر آباد	جان محمد جمالی (ایم پی اے)
۷۔	غلام حسین رند	جعفر آباد	ظفر اللہ جمالی (ایم پی اے)
۸۔	میر گل موسیانی	تمبو	صادق عمرانی (ایم پی اے)
۹۔	پریانزئی نمبر ۱	تمبو	صادق عمرانی (ایم پی اے)
۱۰۔	پریانزئی نمبر ۲	تمبو	صادق عمرانی (ایم پی اے)
۱۱۔	نعیم بھیلو	چاغی	عید محمد نوتیزئی (ایم پی اے)
۱۲۔	ماسٹر خدا بخش	تمبو	صادق عمرانی (ایم پی اے)
۱۳۔	دین محمد	لورالائی	طاہر خان لونی
۱۴۔	گریز اسد اللہ خان	لورالائی	ارجن داس بگٹی (ایم پی اے)
۱۵۔	پستون باغ	کوئٹہ	مولوی نور محمد (ایم پی اے)

۱۶- امان اللہ بزدار	جعفر آباد	سہراب خان کھوسہ (ایم پی اے)
۱۷- رئیس کشمیر	تمبو	ہاشم سینگر (ایم پی اے)
۱۸- کلی چوکل حنزئی بوستان	پشین	فصیح اقبال (ایم پی اے)
۱۹- ملھا خان رئیس غلام رسول سنجو	تمبو	سمینہ رزاق (ایم این اے)
۲۰- حاجی عبدالرحمن زیارت	چاغی	حافظ حسین احمد (ایم این اے)
۲۱- بستی یاسین و ڈیرہ عمرخان	لورالائی	میرباز محمد کیتھران (ایم این اے)
۲۲- ڈیرہ شادو شکراللہ جمعہ خان تورزئی	لورالائی	میرباز محمد کیتھران (ایم این اے)
۲۳- بستی بھستانی	لورالائی	میرباز محمد کیتھران (ایم این اے)
۲۴- گوٹھ حاجی وری شاہ پلال	جعفر آباد	جان محمد جمالی
۲۵- محمد ابراہیم لہڑی	جعفر آباد	ظفر اللہ
۲۶- حاجی رسول بخش بروہی	جعفر آباد	سہراب خان سینگر
۲۷- حاجی عبدالرحیم کھوسو	جعفر آباد	بیگم رضیہ رب (ایم پی اے)
۲۸- محمد رمضان ماچھی	تمبو	عبدالرحمن جمالی
۲۹- عرض محمد	تمبو	ہاشم لونی سینگر
۳۰- غلام قادر	تمبو	صداق عمرانی (ایم پی اے)
۳۱- وسر زہری	خضدار	ڈاکٹر عبدالمالک
۳۲- انجیری	قلات	بی بی آمنہ (ایم این اے)
۳۳- کلی بایک	پشین	محمد فضل آغا
۳۴- کلی کرم خان	پشین	محمد فضل آغا
۳۵- منہ ولی	زیارت	مولوی جان محمد (ایم پی اے)
۳۶- منہ ولی پارٹ II	زیارت	مولوی جان محمد (ایم پی اے)
۳۷- گل شیر	تمبو	صادق عمرانی (ایم پی اے)
۳۸- مولوی محمد خان نیچاری	تمبو	سردار ہاشم سینگر

۳۹-	مولوی بخش دشتی	مظفر آباد	عبدالرحمٰن جمالی سینٹر
۴۰-	غر مستنگ	خضدار	عارف جان (ایم این اے)
۴۱-	ڈل رحمت	خضدار	میر محمد یوسف سینٹر
۴۲-	بارہ ناصر آباد	تمبو	میر نبی بخش کھوسو (ایم این اے)
۴۳-	سرداری	خضدار	عارف جان (ایم این اے)
۴۴-	اللہ آباد	کوئٹہ	عنایت اللہ بازئی
۴۵-	گوستی	ژوب	فیض اللہ اخوندزادہ
۴۶-	منہ ویلی پارٹ II	زیارت	مولوی جان محمد
۴۷-	رئیس امام بخش سہراب خان	جعفر آباد	عبدالرحمان جمالی سینٹر
۴۸-	محمد اکرم ندوانی	جعفر آباد	جان محمد جمالی
۴۹-	سخی سکندر کھوسو	جعفر آباد	ظہور حسین کھوسہ (ایم پی اے)
۵۰-	اشفاق احمد کھوسو	جعفر آباد	بیگم کچھمن داس (ایم پی اے)
۵۱-	غلام حیدر نجانی	جعفر آباد	صادق عمرانی (ایم پی اے)
۵۲-	گلاب خان	تمبو	صادق عمرانی
۵۳-	لکھ میر بروہی	تمبو	رسول بخش لہڑی سینٹر
۵۴-	حافظ حبیب اللہ بروہی	تمبو	ابراہیم بلوچ سینٹر
۵۵-	امان اللہ بریانی	تمبو	صادق عمرانی (ایم پی اے)
۵۶-	جلال خان	تمبو	صادق عمرانی (ایم پی اے)
۵۷-	بارث علی- بیارث علی	تمبو	صادق عمرانی (ایم پی اے)
۵۸-	وت	خضدار	میر محمد یوسف عمرانی
۵۹-	لوری دامان -I	لورالائی	مولوی عبدالسلام (ایم پی اے)
۶۰-	گلی عبدالحکیم خان	پشین	ایس ایم فضل آغا
۶۱-	گاؤں جلات خان	پشین	مولوی عبدالغنی (ایم این اے)

-۶۲	لوری دامان -II	لورالائی	مولوی عبدالسلام (ایم پی اے)
-۶۳	عبدالکریم نجانی	جعفر آباد	ارجن داس بگٹی
-۶۴	فقیر محمد صوبدرانی	جعفر آباد	سعید احمد ہاشمی
-۶۵	منظور احمد عمرانی	جعفر آباد	جان محمد جمالی
-۶۶	جلو	جعفر آباد	نبی بخش کھوسو
-۶۷	حولان پکیانی	جعفر آباد	نبی بخش کھوسو
-۶۸	جمعہ خان عمرانی	تمبو	صادق عمرانی
-۶۹	پٹ خان بیربانی	تمبو	صادق عمرانی
-۷۰	سچو کچھ چانڈیو	سبی	محمد خان باروزئی
-۷۱	ڈھل چتال	خضدار	میر محمد یوسف مگسی
-۷۲	نور محمد رند	تمبو	میر محمد یوسف مگسی
-۷۳	سراپ	خضدار	ایوب بلوچ (ایم پی اے)
-۷۴	گوش مراؤ	قلات	نادر احمد بنگلزئی
-۷۵	کرم	کوئٹہ	مولوی نور محمد
-۷۶	روزی گلدنی	لورالائی	یار محمد کیتھران
-۷۷	سید بمبانی	لورالائی	یار محمد کیتھران
-۷۸	صاحب جام کمارا	لورالائی	یار محمد کیتھران
-۷۹	ملا میر حمزہ	پشین	مولوی عبدالغنی
-۸۰	پھون	کچھی	نور محمد صراف
-۸۱	اللہ ڈیو	کچھی	نور محمد صراف
-۲۲	محمد بخش پچو	کچھی	نور محمد صراف
-۸۳	مٹھا ابراہیم	تمبو	نبی بخش کھوسو (ایم این اے)
-۸۴	حاجی خان عمرانی	تمبو	صادق عمرانی

۸۵-	عبدالستار کھوسو	تمبو	سہراب خان کھوسو
۸۶-	اسیابی	خضدار	صابر علی بلوچ
۸۷-	محمد اعظم	چاغی	بی بی آمنہ
۸۸-	چنگی حاجزی	پشین	فصیح اقبال
۸۹-	اوگی تنگی	پشین	اباوان فریدون
۹۰-	احمد وال I	چاغی	صوبائی حکومت
۹۱-	احمد وال II	کچھی	صوبائی حکومت
۹۲-	جھل مگسی حصہ I	کچھی	صوبائی حکومت
۹۳-	جھل مگسی حصہ II	تمبو	صوبائی حکومت
۹۴-	عبدالغنی ہریانی	تمبو	وزیر اعظم پاکستان
۹۵-	اختر علی رند	لورالائی	مولوی عبدالسلام
۹۶-	شیران حمزہ زئی	لورالائی	بیگم حکیم کچھمن داس
۹۷-	بستی بابر تنک I (حاجی اکبر خان)	جعفرآباد	ظہور حسین (ایم پی اے)
۹۸-	شمس الحق	جعفرآباد	
۹۹-	بھاگ بر	نوشکی	
۱۰۰-	ڈمب		
۱۰۱-	بمشاہ		
۱۰۲-	بختیار		
۱۰۳-	احمد وال	چاغی	(ایم این اے)
۱۰۴-	ڈمب ہزار گنجی	خضدار	(ایم پی اے)

○ **جناب اسپیکر۔** اگلا سوال

☆ **۳۶۵ میر ظہور حسین کھوسہ۔** (مسٹر ارجن داس بگٹی صاحب نے دریافت کیا)
کیا وزیر آبپاشی و برقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نصیر آباد ڈویژن کے وسیع علاقے کو ایک ہی گرڈ اسٹیشن سے بجلی مہیا کی جارہی ہے جس کے باعث مشرقی نصیر آباد کے صارفین کو صحیح مقدار میں بجلی میسر نہیں ہورہی ہے طویل لوڈ شیڈنگ وولٹیج کی کمی اور شدید گرمی کی وجہ سے صنعتی ادارے اور گھریلو صارفین سخت مشکلات کا شکار ہیں اور محکمہ واپڈا کا عملہ بلوں کی عدم ادائیگی کا جواز بناکر آئے دن لائنوں کو منقطع کرنے کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔

(ب) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا مشرقی نصیر آباد میں نئے گرڈ اسٹیشن بمقام صحبت پور تعمیر کرنے کی تجویز پر حکومت غور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ نیز اگر جواب نفی میں ہے تو اس مسئلے کے متبادل حل کے لئے اقدام حکومت کے زیر غور ہے؟

○ وزیر آبپاشی و برقیات

(الف) نصیر آباد ڈویژن کے علاقے کو دو گریڈ اسٹیشنوں سے یعنی ڈیرہ مراد جمالی اور اوستہ محمد سے بجلی مہیا کی جارہی ہے۔ پچھلے دنوں سخت گرمیوں میں بجلی کی پیداوار اور کھپت میں نمایاں فرق پیدا ہوجانے سے وولٹیج (برقی رو کی مقدار) کی کمی ہوگئی تھی۔ اب موسم کے ٹھیک ہونے سے اور بجلی کی کھپت میں کمی کی وجہ سے وولٹیج (برقی رو کی مقدار) درست ہوگئی محکمہ کی جانب سے متعلقہ عملہ کو ہدایات جاری کردی گئی ہیں کہ وہ بلاجواز صارفین کو تنگ نہ کریں۔ جس پر عملدر آمد ہورہا ہے۔

(ب) مشرقی نصیر آباد یعنی صحبت پور میں کوئی گرڈ زیر غور نہیں۔ البتہ زیر تعمیر گرڈ اسٹیشن روجھان جمالی سے ایک ۳۳ کے وی لائن بچھائی جائے گی۔ جس سے علاقے میں وولٹیج بہتر ہوجائے گی۔

☆ ۳۹۵ میر عبدالکریم نوشیروانی۔ (مسٹر ارجن داس بگٹی صاحب نے دریافت کیا)

کیا وزیر آبپاشی و برقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

رواں مالی سال کے لئے محکمہ آبپاشی کو کس قدر فنڈز مختص کیا گیا ہے۔ نیز ہر ڈیلے ایکشن ڈیم کے لئے منظور شدہ رقم کی تفصیل بھی دی جائے؟

○ وزیر آبپاشی و برقیات۔ رواں مالی سال میں محکمہ آبپاشی کو درج ذیل فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔

(۱) ترقیاتی بجٹ ۴۷،۶۵،۴۰،۰۰۰ (سینتالیس کروڑ پینسٹھ لاکھ چالیس ہزار روپے)

(۲) غیر ترقیاتی بجٹ ۱۵،۶۲،۴۸،۰۰۰ (پندرہ کروڑ باسٹھ لاکھ اڑتالیس ہزار روپے)

سالانہ ترقیاتی پروگرام میں جاری ڈیلے ایکشن ڈیموں کی تکمیل کے لئے اٹھائیس لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

(۱)	دن ماندہ ڈیلے ایکشن ڈیم	(ضلع پشین)	سات لاکھ
(۲)	درچ بیانزئی ڈیلے ایکشن ڈیم	(ضلع پشین)	پانچ لاکھ روپے
(۳)	درہ توغی ڈیلے ایکشن ڈیم	(ضلع پشین)	آٹھ لاکھ روپے
(۴)	پاردان ڈیلے ایکشن ڈیم	(ضلع جھگور)	آٹھ لاکھ روپے

خصوصی ترجیحی پروگرام کے تحت نئے ڈیلے ایکشن ڈیموں کی تعمیر کے لئے دس کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جس کے لئے معزز ایم۔ پی۔ اے صاحبان سے ڈیلے ایکشن ڈیموں کی تعمیر کے لئے سفارشات طلب کرلی گئی ہیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ نے ڈیلے ایکشن ڈیموں کی فہرست مرتب کرلی ہے وہ نئے ڈیلے ایکشن ڈیم کے متعلق بتائیں کیا وہ ان کے نام بتلا سکیں گے۔

○ **نیاز محمد دوتانی۔ (وزیر آبپاشی و برقیات)۔** اس کا تو جواب میں موجود ہے کہ خصوصی ترجیحی پروگرام کے تحت نئے ڈیلے ایکشن ڈیموں کے تحت دس کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں اور جن کے لئے معزز ایم پی اے صاحبان سے نئے ڈیلے ایکشن ڈیموں کی تعمیر کے لئے سفارشات طلب کرلی گئی ہیں گذارش ہے کہ جتنے ایم پی اے صاحبان ہمارے ہیں ان کی دی گئی سفارشات کے تحت لسٹ مرتب ہورہی ہے سب کو اطلاع دی گئی ہے اور کہیں گے تو آپ کو بتائیں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** مولانا صاحب وہ یہ جواب مانگ رہے ہیں کہ خصوصی ترجیحی پروگرام کے تحت ڈیلے ایکشن ڈیم کی فہرست مرتب ہورہی ہے یا نہیں یہ بتلائیں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا۔ اب ماہ اکتوبر بھی ختم ہورہا ہے یہ اب تک زیر غور ہیں کب ان پر عمل ہوجائے گا کب یہ اسکیمیں آجائیں گی اور ایک چیز ہے کہ پچھلے چھ ماہ سے یہ زیر غور آرہے ہیں اور یہاں پر یہ کہا گیا ہے کہ دس کروڑ روپے ڈیلے ایکشن ڈیموں کے لئے مختص کئے گئے ہیں ہمیں یہ پتہ نہیں کہ کب یہ مکمل ہورہے ہیں اور ان تک یہ زیر غور ہیں ان کے لئے وہ کیا کر رہے ہیں۔

○ ☆ ۳۹۶ میر عبدالکریم نوشیروانی۔ (مسٹر ارجن داس بگٹی صاحب نے دریافت کیا)

کیا وزیر آبپاشی و برقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

سال رواں میں کتنے حفاظتی ڈیم منظور ہوئے ہیں۔ نیز ان کے لئے مختص کردہ رقم اور علاقہ کی تفصیل دی جائے؟

○ وزیر آبپاشی و برقیات۔ روان مالی سال میں حفاظتی پشتوں/ بندوں کے لئے صوبائی اور وفاقی حکومت نے مندرجہ ذیل رقوم مختص کی ہیں۔

۱۔ صوبائی ترقیاتی پروگرام : سیلاب بچاؤ اسکیم برائے ڈھوری ڈسٹری بیوٹری

کل لاگت : ۲,۴۳,۷۴,۰۰۰۔ دو کروڑ تینتالیس لاکھ چوہتر ہزار روپے

مختص شدہ رقم : ۸۳,۷۴,۰۰۰ تراسی لاکھ چوہتر ہزار روپے

۲۔ وفاقی ترقیاتی پروگرام :

جاری اسکیمات

نمبر شمار	نام اسکیم	کل لاگت	مختص شدہ رقم
(۱)	سیلاب بچاؤ اسکیم بیکس نالہ لورالائی	۳۴,۳۱,۰۰۰ چونتیس لاکھ اکتیس ہزار	۹,۰۰,۰۰۰ نو لاکھ روپے
(۲)	سیلاب بچاؤ بند سروتی نزد ہرنائی	۲۷,۷۹,۰۰۰ ستائیس لاکھ اناسی ہزار	۱۱,۰۰,۰۰۰ گیارہ لاکھ روپے
(۳)	سیلاب حفاظتی اسکیم کوئٹہ شہر اور دیہات	۶,۴۵,۰۰,۰۰۰ چھ کروڑ پینتالیس لاکھ	۷۴,۸۰,۰۰۰ چوہترلاکھ اسی ہزار

نئی اسکیمات

(۴) سیلاب بچاؤ بند نرائی کواس ۳۰,۰۰,۰۰۰ تیس لاکھ ۵,۰۰,۰۰۰ پانچ لاکھ

(۵) سیلابہ بچاؤ بند غریب آباد ہرنائی ۴,۰۰,۰۰۰ چار لاکھ ۴,۰۰,۰۰۰ چار لاکھ

(۶) سیلابہ بچاؤ بند نسائی ضلع ژوب ۲۰,۰۰,۰۰۰ بیس لاکھ ۵,۰۰,۰۰۰ پانچ لاکھ

(۷) سیلابہ بچاؤ بند کوشک ۵۵,۰۰,۰۰۰ پچپن لاکھ ۵,۶۰,۰۰۰ پانچ لاکھ ساٹھ ہزار

نیام ہوئی خضدار

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں محسوس ہو رہا ہے کہ ہم کوئی کام نہیں کر رہے ہیں اور اپنے دن پورے کر رہے ہیں وہ صحیح سوال کا جواب بھی نہیں دے پا رہے ہیں وہ دیکھ رہے ہیں کہ دن کیسے پورے ہو جائیں گے اور یہ یہاں کچھ نہیں ہو رہا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** یہ زیر بحث سوال کے متعلق بات نہیں ہے۔

○ **میر ذوالفقار علی مگسی۔** جناب اسپیکر۔ میر ہمایوں صاحب تجویز پیش کر رہے ہیں وہ میرے بھائی بھی ہیں اگر وہ کہتے ہیں تو اسمبلی پرورگ Prorogue کر دیتے ہیں۔ دن تو بعد میں بھی پورے ہو جائیں گے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** اور ہم یہ محسوس کر رہے ہیں پی سی ون تو انجینئر ہی بنائے گا میں آپ سے گذارش کروں گا کہ صحیح جواب نہیں مل رہا ہے آپ اس میں شامل ہیں۔

○ **مولانا عبدالغفور حیدری۔** (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)۔ جناب اسپیکر۔ حزب اختلاف کی شرکت سے یہ بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہ دن ضائع کر رہے ہیں یہ ان کے سوال کا جواب ہے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** میں آپ کے توسط سے یہ کہتا ہوں کہ معزز وزیر صاحب کو رہا سے ہو آئے ہیں ان کا آئی کیو تیز ہو گیا ہے مجھے خوشی ہے نہ میری بات ہے نہ مولانا صاحب کی ہے یہاں پر ریسپانس (Response) ہی ایسے ہو رہا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال ۳۹۷ کو چلائیں اس پر کوئی ضمنی ہو تو دریافت کریں۔

☆ **۳۹۷ میر عبدالکریم نوشیروانی۔** (مسٹر ارجن داس بگٹی صاحب نے دریافت کیا)

کیا وزیر آبپاشی و برقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

سال رواں میں تعمیر مرمت کاریزات / کچے بندات کے لئے

○ وزیر آبپاشی و برقیات۔ محکمہ آبپاشی و برقیات کے بجٹ میں تعمیرو مرمت کاریزات و کچے بندات کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی ہے۔

☆ ۳۹۹ مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔ - کیا وزیر آبپاشی و برقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سبی کے علاقہ سانگان باروزئی کے چھ سو (۶۰۰) گھرانوں کو آبنوشی اور بجلی کی سہولیات میسر نہیں ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ بالا لوگوں کی جائز تکالیف دور کرنے کے لئے حکومت نے کیا پروگرام مرتب کیا ہے؟ اگر کوئی پروگرام ہے تو اس کی نوعیت کیا ہے۔ نیز اگر ابھی تک کوئی پروگرام نہیں بنایا گیا ہے تو اس کی وجہ بتلائی جائے؟

(ج) کیا گذشتہ دس سالوں کے دوران محکمہ آبپاشی کے کسی افسر مجاز نے مذکورہ بالا علاقے کا دورہ کیا ہے؟ اگر ہاں تو کب اور کن صاحب نے کیا ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے؟

○ وزیر آبپاشی و برقیات

(الف) آبنوشی کے مسئلہ سے محکمہ آبپاشی و برقیات کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ جہاں تک بجلی کا تعلق ہے تو معزز رکن کی اطلاع درست ہے۔

(ب) بلوچستان کے تقریباً ۳۴۰۰ دیہات ابھی تک بجلی کی نعمت سے محروم ہیں اور صوبائی حکومت اپنے مالی وسائل کے اندر رہ کر ان دیہاتوں کو بجلی پہنچانے کی کوشش کر رہی ہے۔ موجودہ مالی سال کے دوران ۱۰ گاؤں کو بجلی پہنچائی جائے گی جس کی ترجیحات مقرر کرنے کے لئے تمام متعلقہ ایم پی اے صاحبان کو تین تین گاؤں کی نشاندہی کے لئے محکمہ منصوبہ بندی اور ترقیات کی جانب سے چٹھیاں ارسال کردی گئی ہیں۔

(ج) محکمہ آبپاشی کے افسران نے گذشتہ دس سالوں میں کئی مرتبہ اس علاقہ کا دورہ کیا ہے۔ مہتمم انہار اور نائب مہتمم انہار سبی نے اپنا گذشتہ دورہ ماہ فروری ۱۹۹۰ء اور اپریل ۱۹۹۱ء میں کئے تھے۔

○ مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔ جناب اسپیکر۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آپ مہتمم انہار اور نائب مہتمم انہار صاحب نے جو دورے کئے ہیں وہ یہ دورے کس مقصد کے لئے تھے اور ان دوروں کے نتیجہ میں

آپ نے کوئی اسکیم وہاں کے لئے بنائی ہے یا وہاں کے لوگوں کی تکالیف کا اندازہ لگایا ہے کہ سانگان میں ان لوگوں کے لئے کسی بھی محکمہ کی طرف آج تک کوئی بھی اسکیم نہیں بنائی گئی ہے یا جہاں تک پینے کے پانی کا تعلق ہے اس کے متعلق تو آپ نے جواب دے دیا ہے کہ آپ کا تعلق نہیں ہے اس محکمہ کے ساتھ چلو اس کو ہم مان لیتے ہیں مگر جہاں تک آپ کے محکمہ کا تعلق ہے تو آپ نے اس علاقہ کے لئے آپ کے ان مہتمم صاحبان نے کیا کوئی اسکیم آپ کو پیش کی ہے اس علاقہ کے لئے کوئی بھی پروجیکٹ چھوٹی یا بڑی وہاں کے لئے رکھی ہے؟

○ **وزیر آبپاشی و برقیات۔** اس وقت تو مجھے وہ رپورٹ یاد نہیں ہے جب میں اس کو دیکھوں گا آپ کی صحیح تسلی سے جواب دے دوں گا۔ اگر انہوں نے کوئی رکھا تھا تو ٹھیک ہے میں آپ کو بتا دوں گا۔

○ **مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی۔** اس سلسلہ میں مجھے آپ سے وزیر صاحب سے یہ یقین دہانی چاہئے کہ وہ علاقہ جو اتنا پسماندہ ہے اور اسے نظر انداز کیا گیا ہے بہت علاقوں سے میں آپ سے یہ یقین دہانی چاہوں گا کہ اس علاقہ کے لئے آپ وہاں کچھ اسکیمیں بنائیں گے ان کی ضروریات کے مطابق؟

○ **وزیر آبپاشی و برقیات۔** انشاء اللہ دورہ کریں گے اور اس کے حالات معلوم کرکے وسائل کے مطابق پر کام کریں گے۔

○ **مسٹر عبدالقہار خان۔** میرا ضمنی سوال ہے اس میں سوال (ج) کا جواب آپ نے نہیں پڑھا' میرا خیال ہے کہ (ج) کا اس میں جواب نہیں دیا گیا ہے۔ سوال اگر پڑھا جائے کہ کیا گذشتہ دس سالوں کے دوران محکمہ آبپاشی کے کسی افسر مجاز نے مذکورہ بالا علاقہ کا مسودہ کیا ہے؟ اگر ہاں تو کب اور کن صاحب نے کیا ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے؟ میرے خیال میں اس کا جواب نہیں دیا گیا (ج) کا جواب نہیں دیا گیا ہے کہ جب صاحبوں نے دورہ کیا ہے ان کے نام کیا ہیں؟ کب گئے ہیں؟ یعنی (ج) میں مذکورہ علاقہ کا اگر دورہ کیا ہے تو کب اور کن صاحب نے کیا ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

○ **وزیر آبپاشی و برقیات۔** نہیں جواب تو دیا گیا ہے' محکمہ مہتمم انہار جو اریگیشن کے جو ایس ای ہوتا ہے یا ایکسین ہوتا ہے' ایکسین اور ایس ڈی او نے کیا ہے۔ اس کا نام لینے کی میرے خیال میں کوئی خاص ضرورت نہیں ہوگی۔

○ مسٹر عبدالقہار خان۔ نہیں یہاں پر جو دورہ کیا ہے اس کا وقت اور آدمی کا نام۔۔۔

○ وزیر آبپاشی و برقیات۔ یہ لکھا ہے کہ ماہ فروری ۱۹۹۰ء اور اپریل ۱۹۹۱ء میں دورے کئے تھے۔

○ جناب اسپیکر۔ آپ آپس میں بولنے کی بجائے بالواسطہ بات کریں تاکہ سوال و جواب میں آسانی ہو۔ مولانا صاحب ان کا پوچھنا یہ ہے کہ۔۔۔۔۔(مداخلت)

○ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر۔ ضمنی سوال ہے کہ۔۔۔۔۔۔

○ جناب اسپیکر۔ پہلے یہ تھوڑا سا کلیئر ہو۔ ان کا یہ ضمنی سوال ہے کہ اگر وہاں تو کب اور کن صاحب نے؟ یہ جواب تو آپ کا آگیا ہے کہ کئی مرتبہ کیا وہ نام وغیرہ کی میرے میں وہ پوچھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

○ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ وہ تو میرے خیال میں حضرت صاحب نے انہار' نائب انہار اور مہتمم اور نائب مہتمم کے حوالہ سے بات کر دی ہے' اگر اجازت ہو تو ضمنی سوال ہے؟ جناب عبدالقہار صاحب اجازت ہے؟

○ جناب اسپیکر۔ جی۔

○ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر صاحب اپنے جواب میں فرما رہے ہیں کہ موجودہ مالی سال کے دوران ایک سو دس گاؤں کو بجلی پہنچائی جائے گی۔ جس کی ترجیحات مقرر کرنے کے لئے تمام متعلقہ ایم پی اے صاحبان کو تین تین گاؤں کی نشاندہی کے لئے محکمہ منصوبہ بندی اور ترقیات کی جانب سے چٹھیاں ارسال کی گئی ہیں۔ جناب جواب کے ہی حوالہ سے' جناب خان صاحب کے اس سوال سے متعلق ضمنی سوال ہے کہ جناب یہ چٹھی کب آپ نے ارسال کی ہے اور کس تاریخ کو؟

○ وزیر آبپاشی و برقیات۔ یہ تو پی اینڈ ڈی کی طرف سے جاری ہوئی ہے یہ چٹھی سب ایم پی اے کو ملی ہے' مجھے بھی ملی ہے اور یہ تو آپ کو بھی شائد ملی ہوگی۔

○ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب میں یہ گذارش کر رہا ہوں کہ کس تاریخ کو یہ چٹھی ارسال کر دی

گئی تھی؟ میں جناب اسپیکر صاحب آپ کے حوالہ سے کہ یہ چھٹی کس تاریخ کو ارسال کر دی گئی تھی؟

○ **وزیر آبپاشی و برقیات۔** بات یہ ہے کہ تاریخ کا ہمیں اس طرح سے پتہ نہیں ہوگا گذارش ہے——(مداخلت)

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** چلیں تاریخ پر میں زور نہیں دیتا۔

○ **وزیر آبپاشی و برقیات۔** ہمارے پاس تو کل اور کسی کے پاس پرسوں ملی ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب میں اسی حوالہ سے گذارش کر رہا ہوں——(مداخلت)

○ **میر ہمایوں خان مری۔** ویسے وزیر قانون و پارلیمانی امور نے بڑا اچھا کیا کہ انہیں بتایا کل کے حوالے سے کیونکہ یہ ماشاء اللہ جوان بھی اور تیز بھی ہیں' لیکن یہ کل کس کس کو ملی ہے؟ اچھا آپ جی کہہ رہے ہیں کہ کل ملی ہے تو یہ کہتے ہیں کہ جی ہمیں ایک مہینہ پہلے وہاں پر میرے گھر پر آئے تھے انہوں نے کہا تھا کہ جی ایسی چھٹی ہے۔لہذا میں وہاں پر نہیں تھا اور وہ کہہ رہے تھے جی کہ آپ کا وہ دستخط چاہتے ہیں جو اب تک نہیں ہوا ہے اور کہہ رہے تھے کہ دوسروں کو پہنچا رہے ہیں وہ جا رہے تھے تو یہاں پر ہمارے وزیر قانون و پارلیمانی امور اس کو کہہ رہے تھے کہ جی آپ کل ہی بولیں آپ کی جان ہی چھوٹ جاتی ہے۔ تو یہ بات—— اور خوش قسمتی کی بات ہے کہ مولانا صاحب نے کہا ہے کہ کل——

○ **وزیر آبپاشی و برقیات۔** نہیں آپ کو جو یہ چھٹی ملی ہے کس کی طرف سے چھٹی ملی ہے۔ یہ اریگیشن کا کام تو نہیں ہے۔ وہ تو پی اینڈ ڈی کا کام ہے۔ پی اینڈ ڈی والوں نے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ میرے پاس پہنچا ہوگا آپ کے پاس بھی پہنچا ہوگا۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** ایک چیز ہے میں چھٹی کی بات کر رہا ہوں۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ آپ نے بھیجی ہے۔ میں چھٹی کے حوالہ سے بات کر رہا ہوں آپ کے حوالہ سے بات نہیں کر رہا ہوں۔ وہ وہاں پر آیا ہے۔ اس سے پہلے فلور آف دی ہاؤس پر وزیر صاحب یہ کہتے ہیں کہ جی "سب کو ملی ہے اور مجھے بھی ملی ہے۔" یہاں پر اس فلور آف دی ہاؤس پر انہوں نے کہا ہے۔

○ **وزیر آبپاشی و برقیات۔** یہ میں نے نہیں کہا ہے کہ کل سب کو ملی ہے——

○ میر ہمایوں خان مری۔ جناب اسپیکر صاحب یہاں اس فلور آف دی ہاؤس پر وزیر آبپاشی صاحب یہ کہتے ہیں کہ جی سب کو ملی ہے اور مجھے بھی ملی ہے۔ اس کے بعد وزیر۔۔۔۔

○ جناب اسپیکر۔ آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟

○ میر ہمایوں خان مری۔ جناب ایک چیز۔۔۔۔۔۔۔

○ جناب اسپیکر۔ ہمایوں صاحب بجائے اس کے کہ آپ بحث کریں۔۔۔۔۔

○ میر ہمایوں خان مری۔ جناب میں۔۔۔۔۔۔۔۔

○ جناب اسپیکر۔ آپ اس کو کلیریفائی (Clerify) کرائیں جو آپ پوچھنا چاہتے ہیں۔

○ میر ہمایوں خان مری۔ جناب میں دراصل یہ کہنا چاہتا ہوں کہ غلط بیانی سے کام لیا نہ جائے۔۔۔۔ یہاں پر فلور آف دی ہاؤس پر وزیر صاحب یہ کہتے ہیں کہ جس طرح سب کو چھٹیاں ملی ہیں مجھے بھی چھٹی ملی ہے اس کے بعد منسٹر فار ہوم اس کو بتاتے ہیں کہ بھئی آپ کل کا نام ہی لیں اس سے جان چھوٹ جاتی ہے۔ انہوں نے بھی کہا کہ کل۔۔۔ اس لئے میں نے کہا کہ جی وہ ذرا تیز ہیں وہ ینگ ایج ہیں۔ اس نے وہاں اس چیز کو گراس (gross) ہی نہیں کیا اس اس کو کل بتایا فلور آف دی ہاؤس میں کہا ہے میں نے بھی سنا ہے آج پبلک بھی یہاں پر نہیں ہے۔ اخباری نمائندے یہاں پر بیٹھے ہیں۔ وہ نوٹ کر رہے ہیں۔ یہاں فلور آف دی ہاؤس پر جناب۔ بڑے ادب سے کہنا پڑتا ہے اگر اس ایوان میں غلط بیانی سے کام لیا جائے اس سے اور بدنصیبی اس صوبہ کی کیا ہو سکتی ہے کہ ایک وزیر اس ایوان میں۔۔۔۔۔

○ وزیر آبپاشی و برقیات۔ جناب اس میں کوئی غلط بیانی نہیں ہے۔

○ میر ہمایوں خان مری۔ جناب آپ نے خود کہا ہے۔ آپنے یہاں پر کمٹ کیا ہے بزرگ۔۔۔۔(مداخلت)

○ وزیر آبپاشی و برقیات۔ کسی کی بات تو سنا کریں' آپ مہربانی فرما کر۔۔۔۔۔۔

○ میر ہمایوں خان مری۔ آپ نے یہاں پر فلور آف دی ہاؤس پر کمٹ کیا ہے جس طرح۔۔۔

○ جناب اسپیکر۔ آپ ان کی بھی تو سنیں جی۔ آپ نے اپنی بات کرلی ہے آپ ان کی بھی سنیں۔ ان کا جواب بھی سنیں اس کے بعد۔۔۔۔

○ میر ہمایوں خان مری۔ اس نے تو اپنی بات اس فلور آف دی ہاؤس پر کہہ رہا ہے۔

○ جناب اسپیکر۔ جی مولانا صاحب۔

○ میر ہمایوں خان مری۔ اس نے یہ کہا ہے کہ جس طرح دوسروں کو چھٹی ملی ہے مجھے بھی چھٹی ملی ہے اس کے بعد منسٹر ہوم ان کو کہتے ہیں کہ کل کا نام لیں تو جان چھوٹ جائیں گی۔ اس نے بھی کہا کہ۔ کل آپ نے بھی سنا کیونکہ آپ بھی سفارش دے رہے ہیں۔۔۔

○ وزیر آبپاشی و برقیات۔ بات سنیں۔ ذرا بات سنئے۔ بات یہ ہے کہ یہ پی اینڈ ڈی کو جانب سے ایک سو دس گاؤں کے لے جو ایم پی اے کے نام چھٹی جاری ہوئی ہے وہ دراصل ہمارے محکمہ کی جانب سے جاری نہیں ہوا ہے۔ ان کی طرف سے ہے' کسی کو بعد میں ملا ہوگا کسی کو پہلے ملا ہوگا۔ یہ تو مجھے پتہ نہیں ہے کہ ہمارے ایم پی اے صاحبان کو کب ملا ہے کتنا ملا ہے کس وقت ملا ہے؟ کس تاریخ کو ملا ہے؟

○ جناب اسپیکر۔ ارجن داس صاحب آپ اس سلسلہ میں کچھ۔۔۔۔

○ میر ہمایوں خان مری۔ میں یہاں پر یہ پریس کرنا چاہتا ہوں کہ اس ایوان میں وزیر صاحب نے یہ کہا ہے کہ سب کو کل ملی ہے' ان کو منسٹر ہوم نے بتایا ہے کہ کل کا بتائیں جان چھوٹ جائے گی۔ انہوں نے بھی ہاں کیا۔ آپ سوچئے وہاں پر۔۔۔۔

○ وزیر آبپاشی و برقیات۔ میں نے یہ کہا کہ سب کو ملی ہوگی۔

○ میر ہمایوں خان مری۔ چھوڑیں جی۔ اس ایوان میں آپ نے یہ کہا ہے۔

○ وزیر آبپاشی و برقیات۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ آپ ناراض کیوں ہو رہے ہیں؟

○ میر ہمایوں خان مری۔ نہیں میں ناراض نہیں ہو رہا ہوں۔۔۔ آپ میرے بزرگ ہیں میرے محترم ہیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** جن ارجن داس صاحب۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** میں تو کہتا ہوں کہ آپ جیسے بزرگ اگر فلور آف دی ہاؤس پر غلط بیانی کرتے ہیں تو دوسروں کا اللہ ہی حافظ ہے۔

○ **وزیر آبپاشی و برقیات۔** میں نے کہا ہے کہ سب کو ملی ہوگی' یہ میں نے نہیں کہا ہے کہ سب کو ملی ہے۔۔۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب دیکھیں۔۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** میر ہمایوں صاحب اور مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔۔۔

○ **مسٹر جعفر خان مندوخیل۔ (وزیر تعلیم)۔** سب ممبران ایک دوسرے سے مخاطب ہو کر بات کر رہے ہیں۔ جناب اسپیکر آپ کے توسط سے بات ہونی چاہئے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب مندوخیل صاحب آپ بھی مخاطب ہو جائیں ہم سے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر صاحب۔۔۔

○ **وزیر تعلیم۔** اسمبلی کی میرے خیال میں ہم روایت برقرار رکھیں۔ ہم آپ کے ساتھ ڈائریکٹ بات نہیں کریں گے' بتوسط اسپیکر بات کریں گے۔

○ **وزیر تعلیم۔** ارجن داس صاحب ہم آپ سے براہ راست مخاطب نہیں لہٰذا آپ اسمبلی کی روایات کو برقرار رکھیں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں ہمیں اسمبلی ڈیکورم کا پتہ ہے منسٹر ایجوکیشن کو بھی ہم نے ڈیکورم سکھایا ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ ہمارے محترم ہیں میں اس کی عزت کرتا ہوں ہمارے لئے قابل احترام ہیں وہ ہمارے بزرگ ہیں ہمارے باپ کی جگہ پر ہیں لیکن اس ایوان میں غلط بیانی کرنا اچھی بات نہیں اگر کوئی اور نوجوان کرتا تو کوئی فرق نہیں تھا۔ لیکن جب اس بزرگ شخص نے غلط بیانی کی تو

مجھے سخت افسوس ہوا۔

○ **نوابزادہ ذوالفقار علی مگسی۔ (وزیر داخلہ)۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔ ہمایوں صاحب کیوں نوجوانوں کے خلاف ہیں؟ شائد وہ خود سفید ریش نہ ہوگئے ہیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر میرا ضمنی سوال تھا اور اصل بات میری ادھوری رہ گئی اور میں نے پوچھنی ہے۔ جناب اسپیکر جیسے کہ وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ تمام (ایم۔ پی۔ اے) کو چھٹی ارسال کی گئی ہے۔ میں اس ایوان میں یہ بات ضرور کہوں گا کہ ابھی تک ہمیں چھٹی موصول نہیں ہوئی اور جیسے کہ سنا جارہا ہے کہ ۱۹۸۵ء سے ۱۹۹۱ء تک سات سال ہوگئے کہ ترقیاتی کام ہوا ہے۔ اس لئے تمام ایم۔ پی۔ اے کا حق ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں آپ اس چیز کی یقین دہانی کریں کہ تمام ایم۔ پی۔ اے کو چھٹی بھجوا رہے ہیں یا بھجوائی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** انہوں نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ چھٹیاں کسی اور محکمے سے بھجوائیں جارہی ہیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر میری گذارش ہے کہ آپ بجا فرما رہے ہیں میں آپ کا احترام کرتا ہوں۔ لیکن یقین دہانی تو وزیر محکمہ آبپاشی کریں گے۔

○ **وزیر آبپاشی و برقیات۔** جناب اسپیکر یہ جو چھٹیاں بھجوائی جارہی ہیں محکمہ (پی۔ اینڈ۔ ڈی) کی جانب سے محکمہ آبپاشی و برقیات نے جاری نہیں کئے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب آپ کو یقین ہے کہ محکمہ منصوبہ بندی نے تمام ایم۔ پی۔ اے کو چھٹیاں جاری کی ہیں۔

○ **وزیر آبپاشی و برقیات۔** یقیناً انہوں نے جاری کئے ہوں گے۔ آپ کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ آپ کو مل جائے گی۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** چلئے ٹھیک ہے اللہ مالک ہے۔

رخصت کی درخواستیں

○ جناب اسپیکر۔ سیکریٹری کی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

○ محمد حسن شاہ۔ (سیکریٹری اسمبلی)۔ جناب نواب محمد اکبر خان بگٹی نے اطلاع دی ہے کہ وہ ضروری معروفیات کی وجہ سے آج کی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے۔ لہذا انہوں نے آج کی چھٹی کی درخواست کی ہے۔

○ جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے

(رخصت منظور کی گئی)

○ سیکریٹری اسمبلی۔ میر عبدالمجید بزنجو صاحب نے درخواست دی ہے کہ علالت کے باعث آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے۔ لہذا انہوں نے آج کی رخصت کی درخواست کی ہے۔

○ جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

○ سیکریٹری اسمبلی۔ حاجی نور محمد صراف صاحب نے درخواست دی ہے کہ ذاتی معروفیات کی وجہ سے آج اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے۔ لہذا انہوں نے آج کی رخصت کی درخواست کی ہے۔

○ جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

○ سیکریٹری اسمبلی۔ سردار محمد صالح بھوتانی صاحب نے درخواست دی ہے کہ وہ نجی کام کے سلسلے میں کراچی گئے ہیں آج کے اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے۔ لہذا انہوں نے آج کی رخصت کی درخواست کی ہے۔

○ جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

○ سیکریٹری اسمبلی۔ سردار ثناء اللہ زہری صاحب و اسراراللہ زہری صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ

کوئٹہ سے باہر ہیں لہٰذا آج کے اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے۔ لہٰذا انہوں نے آج کی رخصت کی درخواست کی ہے۔

○ **سیکریٹری اسمبلی۔** میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب نے درخواست دی ہے کہ وہ آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے۔ لہٰذا ایک یوم کی رخصت کی درخواست کی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکریٹری اسمبلی۔** حاجی ملک کرم خان بُجک صاحب نے اطلاع دی ہے کہ ان کی طبیعت ناساز ہے جس کی وجہ سے وہ آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے۔ لہٰذا انہوں نے آج کی رخصت کی درخواست کی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

○ **سیکریٹری اسمبلی۔** شہزادہ علی اکبر وزیر جنگلات نے اطلاع دی ہے کہ وہ علالت کی بنا پر آج اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے۔ لہٰذا انہوں نے آج یوم کی رخصت کی درخواست کی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

تحریک استحقاق نمبر ۷

○ **جناب اسپیکر۔** سردار محمد طاہر خان لونی صاحب نے تحریک استحقاق کا نوٹس دیا ہے لہٰذا وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں اس تحریک کا نوٹس دیتا ہوں کہ ۹۰-۱۹۸۹ء کے سالانہ بجٹ میں میرے حلقہ انتخاب پی بی ون لورالائی ۱۰ میں آبنوشی کی اسکیمات پر کام شروع

کی گیا تھا۔ جن سے میرے حلقہ کے عوام کو پینے کا پانی مہیا ہونا تھا مگر ان تمام اسکیمات کا کام روک دیا گیا جن سے ہمارے حلقہ کے عوام کو پینے کے پانی سے محروم رکھا گیا جن سے نہ صرف میرا بلکہ میرے حلقہ انتخاب کے عوام کا استحقاق مجروح کیا گیا۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ:۔ ۹۰-۱۹۸۹ء کے سالانہ بجٹ میں میرے حلقہ انتخاب بی بی (ا) لورالائی ۱۰ میں آبنوشی کی اسکیمات پر کام شروع کیا گیا تھا۔ جن سے میرے حلقہ کے عوام کو پینے کا پانی مہیا ہونا تھا۔ مگر ان تمام اسکیمات کا کام روک دیا گیا۔ جن سے ہمارے حلقہ کے عوام کو پینے کے پانی سے محروم رکھا گیا جن سے نہ صرف میرا بلکہ میرے حلقہ انتخاب کے عوام کا استحقاق مجروح کیا گیا لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

○ **سردار محمد طاہر خان لونی۔** جناب اسپیکر میرے حلقہ انتخاب میں آبنوشی کی اسکیمات پر ۹۰-۱۹۸۹ء کے سالانہ بجٹ میں کام شروع کیا گیا تھا مگر نامعلوم وجوہات کی بنا پر تمام آبنوشی کی اسکیمات پر کام روک دیا گیا جس سے عوام کو پینے کے پانی سے محروم رکھا گیا ہے جس سے میرا اور میرے حلقے کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ ان میں چار واٹر سپلائی کی اسکیمیں تھیں جن پر اٹھارہ لاکھ روپے کے ٹھیکے ٹھیکیداروں کو دی گئیں جو کہ ہمارے صوبہ بلوچستان میں سب سے اہم اسکیم واٹر سپلائی کی ہوتی ہے جس پر ہم ہمیشہ بحث و مباحثہ کرتے ہیں۔ ایک طرف اسمبلی میں یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا صوبہ خود کفیل ہے دوسری جانب ہمارے حلقے کی آبنوشی اسکیموں پر کام روک رہے ہوں تاکہ عوام کی نظر میں اور میری پارٹی ذلیل ہو۔ ہماری جاری اسکیمیں ختم کر دی گئی ہیں ترقیاتی فنڈز سے کٹوتی کی جارہی ہے اور میرے ایک ہزار بلڈور گھنٹے کسی اور کو دے دیئے گئے ہیں۔ اس لئے میرا تعلق حزب اختلاف سے ہے جناب حزب اختلاف بھی حق رکھتا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** متعلقہ وزیر صاحب

○ **مولانا عبدالغفور حیدری**

(وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)۔ جناب اسپیکر یہ تحریک استحقاق بنتی ہے یا نہیں اس پر رولنگ آپ دیں گے جیسا کہ جناب اسپیکر یہ بات واضح ہے کہ حکومت نے جو ترقیاتی ترجیحات بنائی ان میں پانی کی اسکیمیں بھی شامل ہیں۔ اس سلسلے میں حکومت نے ایک جامع منصوبہ شروع کیا ہے۔ صوبائی حکومت نے تمام (ایم۔ پی۔

اے) صاحبان کو (پی- اینڈ- ڈی) کی جانب سے اور میں نے اپنے محکمے کی جانب سے چٹھیاں لکھی ہیں اور یہ گذارش کی گئی کہ آپ کے علاقے میں جو اہم ترین اور سب سے زیادہ ضرورت جن اسکیموں کی ہے وہ ہمیں جلدی دے دیں تاکہ ہم ان کا (پی سی آئی) بناکر عملی جامہ پہنائیں جہاں تک طاہر لونی صاحب کے حلقے کی بات ہے اس سلسلے میں گذارش یہ ہے کہ بجٹ اجلاس کے بعد صوبائی کابینہ نے ایک کمیٹی تشکیل دی جس کا سربراہ نواب محمد اسلم رئیسانی کو مقرر کیا گیا تھا اس میں حکومت پارٹی کے ارکان کے علاوہ حزب اختلاف کے مسٹر کچکول علی اور عبدالحمید خان اچکزئی صاحب بھی شامل ہیں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب آپ حزب اختلاف کی بات کرتے لہٰذا آپ واضح کریں کہ حزب اختلاف کا کون شامل تھا؟

○ **وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔** جناب کچکول اور حمید خان صاحب۔ حزب اختلاف کے اور بھی احباب تھے اس کمیٹی کے ذمے یہ لگائی گئی ہے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** اس پر جب آپ حزب اختلاف کی بات کرتے ہیں تو حزب اختلاف میں کون تھا۔

○ **وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔** کچکول علی صاحب تھے اور اس میں حمید خان اچکزئی صاحب بھی تھے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** میں نے حزب اختلاف کی بات کی تھی آزاد کی بات نہیں کی ہے۔

○ **وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔** بہرحال بی این ایم اور پشتون خواہ کے ساتھی تھے۔ بہرحال صوبائی حکومت نے جن کو ضروری سمجھا ان کو کمیٹی میں شامل کیا پھر اس میں تھا کہ چونکہ بنیادی بات تو فنڈز کی تھی تو مرکز کے ساتھ ہمارے کچھ مسائل تھے اور اس قسم کے ہوگئے کہ ہمیں مرکز سے جو فنڈز ملنا تھا وہ بھی روک دیا گیا جو اسپیشل فنڈ ہوتا ہے تو اس حوالے سے اس کمیٹی نے پورے صوبے کی اسکیمات کا تفصیلی جائزہ لیا اس میں یہ تھا کہ اس میں کوئی اسکیم اس طرح سے ہے۔ جہاں صرف پور لگا ہے یا کام شروع نہیں ہوا ہے۔ لیکن اے ڈی پی میں جب اسکیم آئی تو ان کو فی الحال روک دیا جائے تاکہ وہ اسکیمات جن پر کام کافی حد تک ہوچکا

تھا پہلے وہ اسکیمات مکمل ہوں اور اس کے بعد جو مزید فنڈز بچیں گے تو باقی پھر ان اسکیمات کو تو اس سلسلے میں کمیٹی نے صوبائی کابینہ کو رپورٹ پیش کی اور اس میں میرے محکمے سے متعلق تو کوئی ۵۴ اسکیمیں ہیں اس قسم کے کئی بور لگائے جاچکے ہیں اور کہیں بور نہیں ہے اور وہ اسکیم اے ڈی پی میں آچکی تھی تو اس میں میرے خود اپنے حلقے کی ایک جاری اسکیم تھی جو میرے خیال میں بار بار اے ڈی پی میں آتا رہا لیکن وہ بھی کاٹ دیا گیا چونکہ اصولی فیصلہ تھا تو اس بناء پر میں نے تسلیم کیا چونکہ میں متعلقہ منسٹر بھی تھا اور میرے حلقے کا بھی تھا لیکن یہ کمیٹی کا فیصلہ تھا پورے صوبے کے لئے یہ اسکیمات صرف طاہر صاحب کے حلقے میں نہیں بلکہ پورے صوبے میں اس قسم کی اسکیمات کو فی الحال روک دیا گیا ہے اور پھر جو تجاویز ہم نے ایم پی اے کو بھیجی ہیں کہ آپ ہمیں اپنے تجاویز دیں تو اس میں اگر شامل کردیں تو وہ آسکتے ہیں تو چار اسکیمیں تو ویسے بھی آسکتی ہیں اگر وہ شامل کرکے بھجوا دیں تو اس پر ہم غور کرسکتے ہیں اور کوشش کریں گے کہ ان کو شامل کریں تو یہ میری گذارشات تھیں ان کے نوٹس کے بارے میں۔

○ **سردار محمد طاہر لونی۔** جناب اسپیکر صاحب جیسا کہ ہمارے مولانا صاحب نے یہ اعتراف کر لیا کہ میری اسکیمیں جو ہیں نہ وہ واقعی بند ہوچکی ہیں اور چلو اسکیمیں ہیں ان پر میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ سولہ لاکھ روپے خرچ ہوا ہے اور ٹھیکیدار جمع کرا رہا ہے۔ محکمہ سے کہ ہمیں پے منٹ کیا جائے مگر محکمہ کے پاس مزید کوئی پیسہ نہیں ہے کیونکہ اس کی اسکیم جو ہے "اسٹاپ ہوچکی ہیں میں قائدایوان سے یہ عرض کروں گا کہ آپ مہربانی کرکے ایسی اسکیمات کو ذرا ترجیح دیں ہم بھی آپ کے بلوچستانی ہیں ہم کوئی امریکہ یا انگلینڈ سے نہیں آئے ہیں ہمارا بھی یہاں پر حق ہے اور حق ہم مانگیں گے آپ سے ضرور مانگیں گے اور آپ کو دینا ہوگا۔

○ **جناب اسپیکر۔** جہاں تک تحریک استحقاق کے قواعد کے تحت تعلق ہے چونکہ اس تحریک کا استحقاق کے حوالے سے استحقاق مجروح نہیں ہوتا اس لئے اسے خلاف ضابطہ قرار دیئے دیتے ہیں جہاں تک اسکیمات کا تعلق ہے۔

○ **سردار محمد طاہر لونی۔** جناب اسپیکر صاحب کیا استحقاق گالیوں سے مجروح ہوتا ہے ؟ کہ گالیاں دیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک استحقاق نمبر(۸) حاجی علی محمد نوتیزئی۔

○ **حاجی علی محمد نوتیزئی۔** جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

گذشتہ بجٹ اجلاس میں قرارداد بہ سلسلہ ترسیل پینے کا پانی شہر نوکنڈی بہ اتفاق رائے ایوان میں منظوری کی گئی تھی۔ لیکن عرصہ ایک سال گذرنے کے باوجود اس پر کوئی عمل در آمد نہیں ہوا۔ جس کی وجہ سے نوکنڈی کی عوام ایک سو روپے فی ڈرم پانی خرید رہے ہیں جس سے انہیں سخت تکلیف کا سامنا ہے۔ جس سے نہ صرف میرا بلکہ میرے حلقہ انتخاب کے عوام کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ:۔

گذشتہ بجٹ اجلاس میں قرارداد بہ سلسلہ ترسیل پینے کا پانی شہر نوکنڈی بہ اتفاق رائے ایوان میں منظوری کی گئی تھی۔ لیکن عرصہ ایک سال گذرنے کے باوجود اس پر کوئی عمل در آمد نہیں ہوا۔ جس کی وجہ سے نوکنڈی کی عوام ایک سو روپے فی ڈرم پانی خرید رہے ہیں جس سے انہیں سخت تکلیف کا سامنا ہے۔ جس سے نہ صرف میرا بلکہ میرے حلقہ انتخاب کے عوام کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

○ **مولانا عصمت اللہ۔ (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات)۔** جناب اسپیکر صاحب پوائنٹ آف آرڈر جناب حزب اختلاف کے دوست قراردادوں میں یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اجلاس کی کارروائی روک کر بحث کی جائے کیا تحریک استحقاق میں کارروائی روکنے کا مطالبہ کیا جاسکتا ہے یا نہیں اس سلسلے میں آپ رولنگ دیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** اس سلسلے میں معزز رکن اپنی قرارداد کے سلسلے میں بات کریں گے لیکن جیسے حاجی صاحب استحقاق کی اس قرارداد کی ویلیڈیٹی سے متعلق بات کریں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب میں صاحب' ٹریس کرنا چاہتا ہوں اس طرح سے رابطہ ہوا کہ یہ چیز ہم کر دیتے ہیں۔ لیکن ایک سال گذر چکا ہے۔ پھر انہوں نے فلور آف دی ہاؤس پر کیمٹمنٹ بھی کی ہے۔ اس کے بعد اس پر عمل در آمد نہیں ہوا۔ بہ الفاظ دیگر یہ اس طرح ہوتا ہے کہ ظاہر اور باطن میں بڑا فرق ہے جو کچھ کہتے ہیں۔ فلور آف دی ہاؤس پر اس کیمٹمنٹ پر وہ نہیں رکھتے ہیں۔ وہ اس لئے ٹریس کے رہے ہیں۔ تو ٹریس کریں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** حاجی صاحب آپ کچھ فرمائیں گے۔

○ **حاجی علی محمد نوتیزئی۔** جناب اسپیکر صاحب مجھے بھی اس فلور پر بار بار کہہ کر شرم آتی ہے۔ برطانیہ کے دور سے لیکر آج تک نوکنڈی شہر ایک بڑا شہر ہے۔ گاؤں نہیں ایک بڑا شہر ہونے کے باوجود برطانیہ کے زمانے سے لے کر آج تک یہاں ٹرین کے ذریعے پانی پہنچ رہا ہے۔ اس وقت ایک ڈرم پانی ایک سو روپے میں بکتا ہے۔ تو ہمیں بھی یہ شرم آتی ہے کہ ہم بار بار اسمبلی میں اسے پیش کریں اور پاس ہونے کے باوجود اس پر عملدرآمد نہیں ہوتا ہے اور پھر ہم جو ترقی کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارے صوبے میں ترقی ہو رہی ہے یا ترقیاتی کام ہو رہے ہیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر صاحب آپ اگر مجھے بولنے کا موقع دیں۔ اس تحریک استحقاق کے حوالے سے میں یہ گذارش کروں گا کہ جناب اسپیکر صاحب یہ مقدس ایوان ہے۔ یہ ایوان بڑا پاک اور پاکیزہ ایوان ہے جناب اسپیکر صاحب اس تحریک استحقاق کے حوالے سے گذارش کروں گا کہ جناب وزراء کرام جو اس وقت اپنے آپ کو وقت کہلاتے ہیں خدا کے لئے جناب بات آپ تو کرتے ہیں کہ جناب یہ کام ہوگا۔ جناب اس تحریک استحقاق کے حوالے سے گذشتہ بجٹ اجلاس میں یا کے دوران جب کچھ وعدے کئے گئے تھے کہ جناب تیرہ دن کے اندر اندر ڈیرہ مراد جمالی کے ان نقصانات کو ہم پورا کریں گے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جناب ارجن داس صاحب آپ تحریک استحقاق سے متعلق بات کریں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب دیکھیں تحریک استحقاق نمبر۵۶ ہاؤس کے اندر جناب کوئی وزیر یہ بات کہہ دے کہ جناب یہ کام ہوجائے گا۔ جیسا کہ ابھی ہمارے مولانا صاحب نے فرمایا کہ جناب تمام ایم پی اے کو چھٹیاں مل جائیں گی لیکن ہاؤس کے اندر بات کی جاتی ہے جناب اس کان سے سنا اور دوسرے کان سے نکال دیا تو یہ استحقاق مجروح نہیں ہورہا ہے تو کیا ہو رہا ہے۔ بلکہ میں تو گذارش کرتا ہوں کہ حاجی علی محمد نوتیزئی صاحب کے ایم پی اے ہونے کے ناطے لاکھوں افراد کی تکلیف کی بات ہے۔ لوگ پینے کے پانی سے محروم ہیں۔ آپ دعویٰ کرتے ہیں کہ بلوچستان کو ترقی دے رہے ہیں۔ جناب بلوچستان کو ہم دن دگنی رات چوگنی ترقی دے رہے ہیں کیا خاک ترقی ہے جب پینے کے پانی کے لئے ہم محروم ہیں جناب اسپیکر صاحب قائد ایوان کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ یا تو آپ یہ باتیں چھوڑ دیں کہ جناب ہم بلوچستان کو ترقی دے رہے ہیں پینے کا پانی دیں گے جناب۔ سو روپے ڈرم اس موجودہ وقت میں (مداخلت) قاعدہ ۵۶ کے تحت یہ استحقاق بنتا ہے۔ اگر آن دی

فلور پر ان مبارک سیٹ پر یہ وعدہ کرتا کہ اب یہ کام دس دن کے اندر ہو جائے گا اب وہ جناب دس دن کی بجائے مہینے میں نہ ہوں۔

○ جناب اسپیکر۔ ارجن داس صاحب آپ تشریف رکھیں۔

○ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر صاحب میری گذارش یہ ہے کہ میں قاعدہ نمبر۵۶ کے تحت بول رہا ہوں جناب میری گذارش یہ ہے کہ تحریک استحقاق کو آپ تحریک استحقاق کمیٹی کو پیش کریں تاکہ وزرائے کرام کو پتہ تو چلے کہ بھائی ہم بات تو کرتے ہیں اس کو پورا کیوں نہیں کرتے جناب اسپیکر صاحب یہ جمہوریت کے تقاضے ہیں خدا کے لئے جمہوریت کو آپ پھلنے پھولنے کا موقع دیں بات یہ کرتے ہیں لیکن ترقی صرف اپنے حلقے میں لے جاتے ہیں طاہر لونی صاحب بات کرتے ہیں کہ جناب ہمارے کام روک دیئے گئے قائد ایوان صاحب بھی سرہلا کر تائید کرتے ہیں دکھ کے ساتھ کہتا ہوں قائد ایوان صاحب کا گذارش کرتا ہوں کہ جناب آپ وزیر اعلیٰ ہیں بلوچستان کے وزیر اعلیٰ ہیں صرف حزب اقتدار کے وزیر اعلیٰ تو نہیں ہیں آپ بات کیا کرتے ہیں آپ ڈوکنڈی دالبندین اور لورالائی کو اس لے محروم کرتے ہیں کہ حزب اختلاف کی ہیں آپ حزب اختلاف کم ایم پی اے کو بجلی کی چھٹیاں نہیں دی ہیں جالسن صاحب تشریف رکھتے ہیں وزیر صاحب قسم کھائیں ان کو چھٹی ملی ہے یہ کیا بات کرتے ہیں آپ آنڈی فلور تو بات کرتے ہیں کہ جی ہم کردیں گے لیکن خدا کے لئے اسپیکر صاحب آپ منصف ہیں اس ٹائم آپ تحریک استحقاق کو بے شک رول آؤٹ کریں لیکن یہ استحقاق ہے عوام کا استحقاق ہے بلوچستان کا استحقاق ہے۔

○ جناب اسپیکر۔ ارجن داس صاحب آپ کی بات مکمل ہوگئی آپ تشریف رکھیں۔ جی مولانا صاحب۔

○ مولانا عبدالغفور حیدری۔ (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)۔ جناب اسپیکر صاحب اگر شعلہ بیانی سے کام لیا جائے تو شاید ہم بھی کچھ کہہ سکتے ہیں۔

○ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر صاحب یہ شعلہ بیانی نہیں ہے یہ حقیقت بیان کی جارہی ہے جناب قائد ایوان سرہلا کر تائید کر رہے ہیں باتوں کا۔۔۔۔۔۔(مداخلت)

○ جناب اسپیکر۔ ارجن داس صاحب جواب آنے دیں۔

○ **مولانا عبدالغفور حیدری۔** میں سمجھتا ہوں کہ قوت گویا طاقت دکھانے آئے ہیں۔ وہ الگ بات ہے۔۔۔۔۔۔(مداخلت)

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** ہم بات کرتے ہیں عوام کی اور کہتے ہیں کہ شعلہ بیانی ہے حالانکہ مولانا غفور حیدری صاحب میرا اچھا دوست ہے نام بھی ان کا غفور ہے اور حیدری ہے بھائی خدا کے لئے غفوریت کا ثبوت دیں کیا بات کرتے ہیں آپ؟

○ **وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔** جناب اسپیکر صاحب میں آپ سے مخاطب ہوں۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی۔

○ **وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔** جہاں تک تحریک استحقاق کی بات ہے میں نے اس بارے گزارش کی کہ ہمارے دوستوں کو ذرا اس بارے میں اسٹڈی کرنا چاہئے مطالعہ کرنا چاہئے کہ تحریک استحقاق کیا ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔(مداخلت)

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر صاحب یہ آپ کی (Conypensatory) ہے علی جان کی اگر نہیں بنتی تو رول آؤٹ کردیں تو ایک ممبر کیسے بول سکتا ہے کہ یہ تحریک استحقاق ہے کہ نہیں۔

○ **مولانا عبدالغفور حیدری۔** ارجن داس صاحب اب تک ہم نے آپ کو سنا آپ ذرا سننے کی زحمت تو کریں آپ بھی سینہ کھلا تو رکھیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی مولانا صاحب آپ۔۔۔۔۔۔(مداخلت)
مولانا صاحب آپ قرارداد کے متعلق بولیں۔

○ **وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔** جہاں تک تحریک استحقاق کی بات ہے میں سمجھتا ہوں کہ بہت ہی تاخیر سے پہنچی ہے اب وہ اپنے نقطے کے حوالے سے استحقاق بنتا ہے یا نہیں بنتا ہے لیکن نہ متعلقہ ممبر کے حوالے سے اور نہ کسی اور کے حوالے سے وہاں نوکنڈی میں کام شروع کیا گیا ہے بلکہ اپنی معلومات کی روشنی میں اور وہاں کے لوگوں کی مجبوریوں کے پیش نظر جب میں نے یہ منصب سنبھالا تو اس سلسلے میں میں نے پورے صوبے کے دورے بھی کئے میں جہاں نہیں جاسکا تو ان علاقوں کی رپورٹیں بھی منگوائیں تو مجھے پتہ چلا کہ نوکنڈی

میں خود پانی نہیں ہے بلکہ اس کے لئے بہت ہی دور سے ٹرکوں اور ٹینکوں میں پانی لایا جاتا ہے تو اس سلسلے میں ہم نے ایک جامع منصوبہ بھی تیار کیا ہے جس کا تخمینہ لاگت تقریباً بیس کروڑ کا بنتا ہے تو اس سلسلے میں جہاں تک نوکنڈی کے واٹر سپلائی کا مسئلہ ہے اس کے تین حصے ہوسکتے ہیں۔

(ا) ایک یہ ہے کہ وہاں بوئنگ ایک جگہ ہے وہاں سے ہمیں نوکنڈی کے لئے پانی لانا ہے وہاں بولنگ سے نوکنڈی تک یہ فاصلہ تقریباً چالیس میل بنتا ہے اس حساب سے یا کوئی کم و بیش تو اس پر صرف پائپ بچھانے کا تقریباً دس کروڑ روپے کا خرچہ آتا ہے ایک تو یہ منصوبہ ہے جس کو ہم نے عالمی بینک کی اسکیمات میں شامل کر دیا ہے اور عالمی بینک کا جو ورلڈ پراجیکٹ کے نام سے ہمارے صوبہ بلوچستان میں ہے جن کے کاموں کا آغاز کچھ دنوں بعد ہونے والا ہے تو آٹھ سالہ کچھ اسکیمات ہیں پراجیکٹس ہیں جو پورے صوبے میں کوئی آٹھ اسکیمیں اس قسم کی ہیں جن پر ہم کام کریں گے تو اس کو ہم نے اس میں شامل کر دیا ہے باقی دس کروڑ کی جو ہے وہ شہری آبادی میں پائپ بچھانے کا سلسلہ ہے اس کا ہم نے مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا تھا لیکن مرکز نے ہمیں یہ جواب دیا کہ چونکہ دس کروڑ کی اسکیمات کی ہم نے صوبوں کو بھی اختیار دیئے ہیں تو اس سلسلے میں صوبائی سطح پر بھی ہماری کوششیں رہے گی اگر مرکز نے ہماری بات نہیں مانی تو پھر ہم صوبے سے اس کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے ہم اس کا پی سی ون بناکر اس شہر میں پائپ پہنچانے کے کام کا بھی عالمی بینک والوں کو ہم نے کہا ہے ابھی حال ہی میں وہ آئے تھے میرے خیال میں کوئی پندرہ دن ہوئے ہیں ان دنوں وہ آئے تھے ہم نے بات کی ان کو کہا کہ یہ پیسے ہمیں نہیں مل رہے ہیں یہ ہمارا مسئلہ ہے پیسے آپ ہمیں دے دیں تاکہ اس اسکیم کو ہم مکمل کرلیں اور وہ پی سی ون بھی ساتھ لئے گئے ہیں انہوں نے ہمیں یقین دہانی کرائی ہے کہ اگر ممکن ہوسکا تو اس سلسلے میں جو ہے ہم آپ سے تعاون کریں گے تیسری بات یہ ہے اس اسکیم کا--------(مداخلت)

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) اسپیکر صاحب یہ تحریک استحقاق آپ نے بحث کے لئے منظور کی ہے؟

○ **جناب اسپیکر۔** نہیں جی۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب وزیر متعلقہ صاحب تو اچھی خاصی تقریر فرما رہے ہیں۔

○ **وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔** آپ سننا بھی نہیں چاہتے۔

○ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ خدا کے لئے میں سننے کے لئے تیار ہوں بات کریں تاکہ یقین دہانی ہوجائے۔۔۔۔۔۔(مداخلت)

○ وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔ تو میں وہ حقائق سامنے لا رہا ہوں کہ جس کا متعلقہ ایم پی اے صاحب کو بھی علم نہیں ہے وہ علاقے کا ایم پی اے ہوکر علاقے کے مسائل سے واقف نہیں ہے۔۔۔۔(مداخلت)

○ حاجی علی محمد نوتیزئی۔ (پوائنٹ آف آرڈر)

○ جناب اسپیکر۔ جی۔

○ حاجی علی محمد نوتیزئی۔ جناب مولانا صاحب فرما رہے ہیں کہ وہ دس کروڑ کا نہیں ہے بلکہ دو کنوئن ہم نے اپنے ایم پی اے فنڈ سے بنائیں ہیں اوراس وقت اس میں اتنا پانی ہے اور ابھی تک اس میں پانی کی کمی نہیں آئی ہے اور اس کے لئے آپ مجھے تین کروڑ دے دیں میں کل تک پانی پہنچاؤں گا تین کروڑ میں مولانا صاحب دس کروڑ اپنے لئے رکھ دیں جو انہی کا خور نوش ہوجائے تین کروڑ کی منظوری ہوئی ہے ضیاء الحق کے دور میں اب تک تین کروڑ واپس ہو رہے ہیں آج نہیں ہو رہے ہیں کل ہمیں تین کروڑ آج مجھے دے دیں آج پانی پائپ کے ذریعے پہنچاؤں گا شہر کو۔

○ مولانا عصمت اللہ۔ (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔ جناب اسپیکر ایم پی اے صاحب کو چاہئے کہ وہ انجینئر ہونے کا سرٹیفیکیٹ بھی دکھائیں کہ وہ تین کروڑ سے کراسکتے ہیں یا نہیں کراسکتے ہیں۔

○ حاجی علی محمد نوتیزئی۔ جناب اسپیکر صاحب انجینئر کی بات نہیں ہے مولانا صاحب ۔۔۔۔۔(مداخلت)

○ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب مشکور ہیں جناب مولانا عبدالغفور حیدری صاحب کا خدا کرے کہ پانی پہنچا سکیں بلوچستان کے ان غریب اور مسکین لوگوں کو ایک تجویز پیش کرتا ہوں اس تحریک استحقاق کے حوالے سے کہ جناب آپ نے تیس نئی گاڑیاں خریدی ہیں یہی پیسے خدا کی قسم آپ مخلص ہوکر دے دیتے تو نوکنڈی کے بچے آپ کی زندگی آپ کی عمر آپ کی سلامتی کی دعا کرتے اور

اپنا تو سوچتے ہیں جناب تیس تیس لاکھ کی گاڑی کل شکر ہے کہ کابینہ کی میٹنگ میں آپ نے ہماری بات مان لی کہ بلوچستان کے ساتھ زیادتی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جہاں تک اس تحریک استحقاق کا تعلق ہے قواعد اور ضوابط کے حوالے سے تو یہ ناقابل پذیرائی ہے لہذا اسے خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر صاحب آپ کا حکم آپ کا فرمانا بجا ہے لیکن آن دی فلور منسٹر میرے خیال قائد ایوان صاحب تشریف رکھتے ہیں محترم ہمارے نواب محمد رئیسانی صاحب تشریف رکھتے ہیں جناب وزیر متعلقہ ایک آن دی فلور بات کریں اور وہ بھی پوری نہ ہو پھر کس کی بات پوری ہوگی؟

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر صاحب تحریک استحقاق حسب عادت ----- (مداخلت)

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر صاحب میں یہاں کہوں گا کیونکہ میں ایک ایلیکٹیڈ ممبر ہوں اور حسب عادت آپ نے بھی اپنی روایات شروع کردی ہے ماشاء اللہ اگر فلور آف دی ہاؤس میں ایک کمٹمنٹ ہوتی ہے کہ ہم یہ کرتے ہیں چیف منسٹر بھی اس میں involue ہوتا ہے اور چیف منسٹر بھی کہتا ہے کہ جی یہ کیا جاتا ہے دوسرے الفاظ میں یہ غلط بیانی ہے کہ ہم اس ایوان میں یہ لائے ہیں یا اس ایوان میں کمٹ کیا جاتا ہے اور اس کے بعد مذاق کے طریقہ سے اتارا جاتا ہے جبکہ مجھے دوسری طرف بڑے مودبانہ طریقہ سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ آپ بھی ہر چیز کو Impose کرنا چاہتے ہیں ایسا کیوں کرتے ہیں۔ اس اسمبلی کا مقصد یہ ہے کہ اسمبلی ہے کوئی چڑیا گھر نہیں ہے یہاں پر لوگوں کے رائٹس (حقوق) کو آپ چھوڑیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** ہمایوں مری صاحب ---------- (مداخلت)

آج کی دو قراردادیں ہیں قرارداد نمبر ۴۳ ارجن داس بگٹی صاحب کی ہے ----- (مداخلت)

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا۔ قرارداد تو ہم ضرور پیش کریں گے --- (مداخلت)

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ جو چیزیں یا قراردادیں یہاں لائی جاتی ہیں۔ آپ ایک پارٹی ہوتے ہوئے آپ انہیں نکالتے ہیں۔ ہم ۱۹۸۵ء سے بلوچستان اسمبلی میں آرہے ہیں ہم نے یہاں پر کبھی اسپیکر کے کنڈکٹ کو اس طرح نہیں دیکھا جو کنڈکٹ آپ نے یہاں شروع کیا ہوا ہے مجھے بڑے ادب کے ساتھ یہ کہنا

پڑتا ہے اور آج میں مجبور ہوں کہ یہ بات یہاں پر کہوں۔

○ **جناب اسپیکر۔** جناب ہمایوں مری صاحب یہی دو تحریک جو ابھی خلاف ضابطہ قرار دے دی گئی ہیں اگر آپ خود دیانتداری کے ساتھ قواعد و ضوابط کو پڑھیں اور اسے غور سے دیکھیں گے۔۔۔۔۔(مداخلت)

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر صاحب۔ جب پہلے ہی۔۔۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ خود ریمارکس دیتے ہیں آپ بھی قواعد کے پابند ہیں اور میں بھی قواعد کا پابند ہوں۔۔۔۔۔(مداخلت)

○ **میر ہمایوں خان مری۔** لیکن یہاں پر۔۔۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** یہ میرا حق ہے کہ میں۔۔۔۔۔(مداخلت)۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ مجھے بڑے ادب اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے مجھ عاجز کو یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہم بھی اس کے پابند ہیں لیکن آپ اس کی پابندی نہیں کر رہے ہیں یہاں تین چار اسپیکر ہوئے ہیں ہم نے کس اسپیکر کو اس طرح نہیں دیکھا ہے یہاں پر آپ ایک پارٹی بن کر بات کرتے ہیں اور کس اور کو بات کرنے نہیں چھوڑتے۔۔۔۔۔

○ **جناب اسپیکر۔** یہ تو آپ استحقاق کی تعریف پڑھیں گے تو آپ خود یہ کہیں گے کہ جو یہ تحریک استحقاق پیش ہوئی تھیں وہ دونوں غلط تھے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب والا۔ کیا اس سے عوام کا استحقاق مجروح ہوتا ہے یا نہیں ہوتا ہے؟

○ **جناب اسپیکر۔** ارجن داس بگٹی صاحب آپ اپنی قرارداد نمبر ۲۳ ایوان میں پیش کریں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ آپ کا فرمانا بجا ہے لیکن میری گذارش یہ ہے کہ آپ نے رولنگ دے دی تھی کہ فرسٹ تاریخ کو وزیر زراعت صاحب بیٹھے ہوئے ہیں فرسٹ کو مہینہ پورا ہونے والا ہے۔ ساڑھے تین تین ہزار گھنٹے بلڈوزر کے حزب اختلاف کے ممبران کو عوام میں تقسیم کرنے کے لئے چار دن

رہتے ہیں ــــــ

"زندگی کی آنکھوں میں روشنی نہیں آئی
شام غم کی ظلمت میں کچھ کمی نہیں آئی

میں بڑے دکھ کے ساتھ عرض کروں گا۔

قراردادیں

قرارداد نمبر ۴۳۔ ارجن داس بگٹی

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ قرارداد میں پیش کر رہا ہوں لیکن میں قائد ایوان سے بھی گزارش کروں گا کہ وہ دھیان سے اور تن من دھن سے میری گزارشات سنیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ "یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہوں کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ صوبہ بلوچستان میں ہندو اقلیت کی آبادی لگ بھگ ایک لاکھ کے قریب ہے اور جو صدیوں سے اس صوبہ کی تعمیرو ترقی میں برابر کے شریک ہیں چونکہ قومی اسمبلی میں مخصوص نشست برائے ہندو اقلیت بلوچستان نہ ہونے کی بناء اس صوبے سے متعلق تمام قومی مسائل حل نہیں ہوسکتے جس کی وجہ سے بلوچستان کی ہندو اقلیت میں احساس محرومی پایا جاتا ہے لہذا صوبہ بلوچستان کی ہندو اقلیت کے لئے ایک جدا مخصوص نشست برائے قومی اسمبلی منظور کی جائے۔"

جناب اسپیکر۔ قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ــــــــ (مداخلت)

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر صاحب۔ with due respect جب آپ قرارداد پڑھ رہے ہیں اور منسٹر صاحبان بات چیت کر رہے ہیں یہ بڑے دکھ کی بات ہے۔ کیا یہ اسمبلی ہے؟

○ **نواب محمد اسلم خان رئیسانی۔** (وزیر خزانہ)۔ جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں ایک پوائنٹ آف کلیری فکیشن اس معزز ایوان میں پیش کرنا چاہتا ہوں میرے خیال میں اس قرارداد کی ضرورت

نہیں ہے کیونکہ چیف منسٹر صاحب نے اپنی بجٹ اسپیچ میں پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ ہم مرکزی حکومت سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ بلوچستان کو قومی اسمبلی کے لئے ایک اقلیتی سیٹ نشست دیدے تاکہ ارجن داس سے ہماری جان خلاصی ہو جائے۔۔۔۔۔۔(مداخلت)

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ بات تو یہیں پر یہ آتی ہے کہ سینئر منسٹر صاحب کہتے ہیں اس لئے تو ہم یہاں پر روتے ہیں کہ یہاں فلور آف دی ہاؤس پر چیف منسٹر جو کچھ کہتے ہیں اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوتا ہے I am sorry to say کسی بات پر عمل نہیں ہو رہا۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** میں بڑے احترام سے کہوں گا کہ نواب صاحب رئیسانی ہمارے محترم ہیں۔ His Highness ہز ہینس ہیں رئیسانی صاحب نے اپنی قرارداد کو منظور کرنے کی بات کی ہے اور قائدایوان کی بات بھی کی ہے بجٹ اسپیچ میں انہوں نے درخواست کی ہے کہ اور کیا چاہئے یہ بھی کہا کہ ہماری جان چھوٹ جائے۔ مطلب یہ ہے کہ ہم خاموش رہیں اور آپ کی جان بچی رہے۔ خدا کے لئے یہ بات آپ کر رہے ہیں اسپیکر صاحب پڑھ رہے ہیں میں صرف یہ گزارش کر رہا ہوں کہ آپ سنیں تو سہی۔

○ **جناب اسپیکر۔** قرارداد نمبر ۴۳ جو پیش کی گئی یہ ہے کہ:۔

"یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہوں کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ صوبہ بلوچستان میں ہندو اقلیت کی آبادی لگ بھگ ایک لاکھ کے قریب ہے اور جو صدیوں سے اس صوبہ کی تعمیرو ترقی میں برابر کے شریک ہیں چونکہ قومی اسمبلی میں مخصوص نشست برائے ہندو اقلیت بلوچستان نہ ہونے کی بناء اس صوبے سے متعلق تمام قومی مسائل حل نہیں ہوسکتے جس کی وجہ سے بلوچستان کی ہندو اقلیت میں احساس محرومی پایا جاتا ہے لہذا صوبہ بلوچستان کی ہندو اقلیت کے لئے ایک جدا مخصوص نشست برائے قومی اسمبلی منظور کی جائے۔"

○ **جناب اسپیکر۔** ارجن داس بگٹی صاحب آپ اپنی قرارداد سے متعلق فرمائیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ اگر ناگوار خاطر نہ گزرے۔ اگر ناگوار طبع نہ ہو' تو تمام منسٹر صاحبان بات چیت کر رہے ہیں ماسٹر جانسن صاحب بات چیت فرما رہے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب یہ قاعدے کے خلاف ہے۔ ہم بات کریں تو کس سے کریں آخر؟

○ **مولانا عبدالغفور حیدری۔** (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)۔ جناب اسپیکر۔ ہم نے کوئی بات

کی تو شاید مجرم ہیں۔ جناب اسپیکر۔ ارجن داس صاحب صبح سے ست سنگھ صاحب کو سبق پڑھا رہا ہے یہ کس طرح بھی مناسب نہیں ہے۔

○ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر یہ نیا الزام۔ اس سردار ست سنگھ گروپس میں ان کو کیا سبق دیتا ہوں؟ بلکہ یہ مجھے پڑھائیں۔ آپ علماء یا ہمارے علماء ہیں۔ آپ کو پڑھا سکتے ہیں؟ آپ ہی ہمیں دینی و مذہبی اور اخلاقی اور تمام تر سبق دے رہے ہیں اور یہ بھی ہمیں دے رہا ہے۔

جناب اسپیکر۔ میں شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع عنایت فرمایا ہے۔ میں بڑے ادب کے ساتھ گزارش کروں گا کہ یہ میری جائز درخواست ہے بلکہ جناب بلوچستان کے ایک لاکھ ہندو اقلیت کی بات ہے۔ جناب اسپیکر صاحب میں آپ کے حوالے سے جناب محترم ریکسانی صاحب سے کہ وہ مجھے سنیں۔

○ جناب اسپیکر۔ نواب صاحب۔

○ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب نواب صاحب آپ ہمیں سننے کے لئے تیار نہیں ہیں تو صاحب میں گزارش کر رہا تھا کہ سارے پاکستان کی چھ لاکھ پاپولیشن ہے جس میں ایک لاکھ آبادی صوبہ بلوچستان میں ہے۔ جناب اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ ہم سارے بلوچستان میں صدیوں سے آباد ہیں اور اس صوبے کی تعمیر و ترقی میں برابر کا حصہ لے رہے ہیں جناب اسپیکر یہاں پر آج سے سینکڑوں سال پہلے ہمیں اس مٹی نے جنم دیا ہے۔ ہم یہاں تعمیر و ترقی میں شریک ہیں۔ جناب والا اس وقت اسمبلی میں سیٹوں کی بات ہو رہی ہے تو وہ آبادی کے تناسب سے صوبہ سندھ کی پاپولیشن وہاں ہے گزشتہ چھ سات سالوں سے قومی اسمبلی سے نمائندے آتے ہیں جن کی کوئی دلچسپی بلوچستان کے ہندوؤں سے نہیں ہے کہ وہ بلوچستان کی تعمیر و ترقی میں حصہ لیں بلوچستان وسیع و عریض صوبہ ہے جس کا تمام رقبہ وسیع و عریض ہے دو لاکھ چوالیس ہزار مربع میل میں یہ صوبہ پھیلا ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ حب سے کراچی بارڈر تک آپ نکلیں پھر اوستہ محمد تک چلے جائیں روجھان جمالی تک چلے جائیں قائدایوان جہاں سے متعلق ہیں وہاں سے لے کر آپ جھل مگسی اور گنداوہ تک چلے جائیں۔ ہمارے نواب مگسی صاحب بھی یہاں تشریف رکھتے ہیں جو اس وقت ہمارے ہوم منسٹر ہیں۔ جب آپ حب سے لے کر ڈیرہ بگٹی تک چلے جائیں ہر جگہ ہم آپ کے ساتھ ملیں گے ہم آپ کے ساتھ مل جل کر رہ رہے ہیں اس میں کوئی شک نہیں جیسے نواب ریکسانی صاحب نے فرمایا ہے میں ان کی باتوں کو بڑا احترام دیتا ہوں کیونکہ وہ ہمارے اس وقت

قبائلی سیٹ اپ میں ایک نواب بھی ہیں وزیر خزانہ بھی ہیں اور وزیر اعلیٰ کا بھی میں احترام کرتا ہوں کہ انہوں نے اس وقت یہ بات کی تھی لیکن وہ ان کی ذاتی بات تھی تاہم اب پھر وہی قرارداد پیش کرنے کی ضرورت مجھے اس لئے محسوس ہوئی ہے کہ یہ ہاؤس کا ایک تقدس ہے ایوان کی بالادستی ہے کہ وہ قانون سازی بھی کرسکتا ہے کس قرارداد کو منظور کرکے وہ مرکزی حکومت یا الیکشن کمیشن کو بھجوا سکتا ہے جناب والا- میری گذارش یہ ہے کہ یقیناً میں اس بات کو دیکھ رہا ہوں کہ قرارداد آپ سب کو منظور ہوگی لیکن میں اس تاثرات آپ سب تک پہنچانا چاہتا ہوں کہ یہ قرارداد حقیقت پر مبنی ہے اور اس وقت اس حقیقت کی بناء پر مجھے عوام کی ترجمانی کرنے اور اپنے حلقہ انتخاب کی ترجمانی کرنے کا جناب ایک ایم پی اے ہونے کا سات سال سے مجھے اعزاز حاصل ہے-

اس حقیقت کی بنا پر عوام کی یہ ترجمانی مجھ کو کرنی تھی اور اپنے انتخاب کی یہ ترجمانی مجھے کرنی تھی بحیثیت ایم پی اے مجھے یہ اعزاز سات سال سے حاصل ہے- سارے بلوچستان میں جہاں جہاں میرا حلقہ انتخاب ہے یعنی خضدار میں بھی ہمارے ہندو بھائی رہتے ہیں نال میں وڈھ میں بھی رہتے ہیں جہاں سے ہمارے لیبر منسٹر صاحب ہیں وہاں اس بارے میں' میں گذارش کرچکا ہوں- اس کے علاوہ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ ہماری ساری ہمدردیاں اسی سرزمین کے لئے ہیں اور ہمارے تمام اٹوٹ رشتے بھی اسی سرزمین سے ہیں لہٰذا میں یہ گذارش کروں گا کہ اس قرارداد کو اس ہاؤس میں منظور کرکے آپ بار بار الیکشن کمیشن کو اس بات کی تاکید کریں کہ بلوچستان میں ہندو اقلیت کی ایک سیٹ نیشنل اسمبلی میں دی جائے- گوکہ اس بات کی تائید باقی اقلیتیں بھی کرتی ہیں- میں یہ بات دکھ سے کہوں گا کہ وہ جانسن اشرف صاحب وزیر ہیں لیکن ان کی زبان بند ہے- وہ اپنے عوام کی بات نہیں کرسکتے- حالانکہ وہ میری اس بات کی تائید کریں گے کہ ان کی اقلیت کی بھی وہ خواہش ہے اور ان کا بھی مطالبہ ہے کہ جی نیشنل اسمبلی میں جو ہمارے مسائل مرکز سے متعلق ہیں- ایک مسئلہ تو ٹرسٹ پراپرٹی بورڈ کا ہے- متروکہ واقف املاک ہے اس کے علاوہ مختلف قسم کے مسائل ہیں- جو ہماری مرکزی حکومت سے متعلق ہیں اس پر کوئی بھی شنوائی نہیں ہوئی کیوں؟ اس لئے کہ نیشنل اسمبلی کا ممبر ہمیشہ سندھ سے ہی منتخب ہوکر آیا ہے- گوکہ سندھ صوبہ ہمارا ہمسایہ صوبہ ہے لیکن انٹرسٹ اپنے صوبے سے ہوتا ہے یہ میں سمجھتا ہوں کہ وقت کا تقاضا بھی ہے اور فطری بات بھی ہے کہ آدمی جہاں سے متعلق ہوتا ہے اس کی وجہ اوراس کی تمام تر کوششیں وہاں کی ہوتی ہیں کہ اول خویش بعد درویش تو میں بڑے ادب سے جناب اسپیکر گذارش کروں گا کہ قائدایوان اٹھ کر پہلے اس بات کی یقین دہانی کرائیں جیسا کہ انہوں نے اپنی بجٹ تقریر میں فرمایا تھا کہ لیکن میں

دکھ سے کہوں گا کہ ہمارے وزراء صاحبان یہاں بات تو کرتے ہیں لیکن اسمبلی کے باہر ان کو بات بھول جاتی ہے۔ جیسے وہ ایک قصہ پارینہ تھا۔ جناب اسپیکر صاحب میں بڑے ادب سے گذارش کروں گا اور احترام سے۔ خدا کرے کہ ہم ایک دوسرے کا احترام کر سکیں اور خدا کرے کہ ہم حقیقت بیانی کو سن سکیں اور حقیقت پر عمل کر سکیں۔ شکریہ۔

○ **مسٹر جانسن اشرف۔ (وزیر اقلیتی امور)۔** جناب اسپیکر میرے محترم ساتھی ارجن داس صاحب نے ایک قرارداد پیش کی ہے۔ جہاں تک اس seat کی بات ہے انہوں نے خود بھی اس بات کو مان لیا ہے کہ قومی اسمبلی کی سیٹ آبادی کی بنیاد پر دی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ ایک لاکھ آبادی رکھتے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہندو آباد آٹھ ساڑھے آٹھ ہزار سے زیادہ نہیں ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا۔ اس سے متعلق ہی نہیں ہے قرارداد۔ میں تو سمجھ رہا تھا کہ وہ اپنی آبادی کی بھی ترجمانی کریں گے اور وہ تو الٹا میرے پیچھے پڑ گئے۔

○ **جناب اسپیکر۔** ارجن داس صاحب پہلے آپ انہیں بات مکمل کرنے دیں۔

○ **وزیر اقلیتی امور۔** جناب اسپیکر مجھے بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جانسن صاحب تھوڑے دنوں میں نئے الیکشن کی تیاریاں ہونی چاہیئے میں کہتا ہوں کہ آپ اپنے عوام کا بھلا سوچیں۔

○ **وزیر اقلیتی امور۔** جناب والا۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ان کی آبادی آٹھ ساڑھے آٹھ ہزار سے زیادہ نہیں ہے اور ہم تقریباً آٹھ ہزار ووٹر رکھتے ہیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ ہمارا استحقاق مجروح کر رہا ہے۔ ساڑھے اٹھارہ ہزار ووٹر ہیں اور مجھے دکھ سے یہ کہنا پڑ رہا ہے۔ اسپیکر صاحب پلیز پلیز خدا کے لئے جانسن صاحب وزیر اعلیٰ صاحب کا استحقاق مجروح کر رہا ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** ارجن داس صاحب آپ ان کی بات سن لیں۔

○ **وزیر اقلیتی امور۔** جناب والا۔ اگر ہندو آبادی ایک لاکھ ہے تو پھر مسیحی آبادی بھی پچانوے ہزار

ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں جناب والا۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا۔ آپ جس کے منسٹر ہیں وہ محکمہ ہے بچے کم خوشحال گھرانہ آپ پچانوے ہزار آبادی مت بنائیں۔

○ **وزیر اقلیتی امور۔** جناب والا۔ آپ نے بڑھا کر بتایا ہے میں یہ گذارش کروں گا کہ محکمہ مردم شماری پہلے اس آبادی کو شمار کرے اس کے بعد اس چیز کی سفارش کی جائے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا۔ خدا کے لئے دکھ کے ساتھ میں کہوں گا کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے اس پر بجٹ تقریر میں بات کی ہے اور انہوں نے ریکوسٹ request کی ہے مرکزی حکومت سے کہ بلوچستان سے ہندو اقلیت کے لئے نیشنل اسمبلی میں نشست دی جائے اور آپ کہتے ہیں کہ جائزہ لیا جائے۔

○ **وزیر اقلیتی امور۔** جناب اسپیکر۔ اگر ایک لاکھ کی آبادی پر نیشنل اسمبلی کی سیٹ مل سکتی ہے تو پھر پچانوے ہزار پر کیوں نہیں مل سکتی۔

○ **ملک سرور خان کاکڑ۔ (وزیر مواصلات و تعمیرات)۔** جناب اسپیکر۔ میں ارجن داس صاحب کی قرارداد کی مخالفت کرتا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری بلوچستان اسمبلی میں پہلے ہی اقلیت کے تین ممبران بیٹھے ہیں۔ وہ غالباً چالیس بالغ ووٹروں کے ووٹ سے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ جب کے میرے خیال میں ایک ایم پی اے کے لئے پچاس یا ساٹھ ہزار کی آبادی ہوتی ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب والا۔ شکر الحمد للہ کہ آپ نے ایک اور منسٹر کو بھی اپنے ساتھ شریک کر لیا۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ آپ نے کابینہ کے ایک وزیر کو بھی اپنے ساتھ شریک کرلیا ہے۔ جا محسن صاحب اب مجھے آپ کی بات کا دکھ نہیں ہے۔

○ **وزیر مواصلات و تعمیرات۔** جناب والا۔ ارجن داس صاحب آپ بیٹھ جائیں۔ آج آپ نے جڑی بوٹی بہت کھائی ہے۔ جس کا آپ پر بڑا اثر پڑ رہا ہے۔ میرے خیال میں آپ کے سر پر اثر ہو رہا ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ وہ تو کہتے ہیں جڑی بوٹی ملک صاحب کے لئے تو میرا پورا دوا خانہ حاضر ہے۔ آپ میرے ساتھ کیوں سوتیلا پن کر رہے ہیں۔ آپ کے لئے سارا دوا خانہ جس میں کشتہ

کشتہ بیر بھوٹی کشتہ گیدڑ سنگھی' کشتہ کشتہ مواریدکے لئے حاضر ہیں اور جناب کشتہ بارہ سنگھی بھی ــــــــ (مداخلت)

○ وزیر مواصلات و تعمیرات۔ جناب والا۔ گیدڑ سنگھی و بارہ سنگھی کشتے آپ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ شاید ہمیں متاثر نہ کر سکیں۔ جناب والا۔ میں عرض کرنا چاہتا تھا کہ ان کی آبادی بلوچستان بھی زیادہ نہیں ہے اور اس ہاؤس میں جو اس بارے میں قومی اسمبلی کی نشست کے لئے اور صوبائی اسمبلی کے لئے قراردادیں پیش کی جاتی ہیں میرے خیال میں ان کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ الیکشن کمیشن کا کام ہونا چاہئے وہ یہ دیکھیں کہ کس کی آبادی ہے اور کہاں اس نشست کی ضرورت ہے یہ اختیار الیکشن کمیشن کو ہونا چاہئے۔ اب آپ ایک لاکھ پر ارجن داس صاحب قومی اسمبلی کی سیٹ مانگتے ہیں۔ تو کل کوئی اور صاحب دس ہزار پر قومی اسمبلی کی نشست مانگیں گے۔ یہ تو اسمبلی کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب اسمبلی میں اس قسم کی قراردادیں پیش کی جائیں تو اسپیکر صاحب اسمبلی میں انہیں پیش نہ ہونے دیں۔ تاہم آپ اپنے ممبران کا خیال رکھتے ہیں۔ لیکن میں اس ہاؤس کے توسط سے یہ کہنا چاہوں گا کہ ایک لاکھ کی آبادی پر قومی اسمبلی کی سیٹ مانگنا جب کہ قومی اسمبلی کی سیٹ تین لاکھ کی آبادی پر ہوتی ہے۔ تو میرے خیال میں ایک لاکھ کی آبادی پر ہوتی ہے۔ تو میرے خیال میں ایک لاکھ کی آبادی پر قومی اسمبلی کی سیٹ پر ان کی قرارداد کو منظور کرنا اس ہاؤس کے لئے اچھی بات نہیں ہے اور اس سے غیر متوازن بات پیدا ہوجائے گی اور پھر یہ ساری سیٹیں ایک ہے ضلع ڈیرہ بگٹی سے ہوں گی۔ اس طرح وہاں ان کی اکثریت ہوگی اور باقی ہم سارے بلوچستان کے لوگ محروم ہوجائیں گے اور اس طرح سے ــــــــ (مداخلت)

○ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب والا۔ ملک صاحب کی باتیں پر سنل جارہی ہیں۔

○ وزیر مواصلات و تعمیرات۔ جناب والا۔ پرسنل نہیں جارہی ہیں۔ ہم اس قرارداد کی پرزور مخالفت کرتے ہیں اور ہم اسے پاس نہیں کریں گے۔

○ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب والا۔ آپ کو تو شکر کرنا چاہئے۔ آپ اس حوالے سے بات کریں۔ ملک صاحب رام لال کاکڑ جو اٹھایا گیا ہے وہ بھی اپنے آپ کو کاکڑ کہلواتا ہے مسٹر اسلم رئیسانی۔

○ جناب اسپیکر۔ نواب محمد اسلم رئیسانی۔

○ **نواب محمد اسلم رئیسانی۔ (وزیر خزانہ)۔** جناب اسپیکر۔ میں آپ کے توسط سے عرض کروں گا کہ ہمارا مذہبی فرض بنتا ہے کہ ہم اقلیتوں کا تحفظ کریں اور ایک دوسرے کا احترام کریں اور ہم بلوچستان میں تمام بسنے والی اقلیتوں کا احترام کرتے ہیں اور ان کو برابر تسلیم کرتے ہیں اور میں اپنے بھائی ارجن داس صاحب سے کہتا ہوں کہ انہوں نے جو ہندو اقلیت کا کہا ہے وہ اس کا الیکٹرول رول اسمبلی کے سامنے لائیں وہ سب ایوان کو ایک لاکھ کا الیکٹرول رول لائیں پھر ہم اسمبلی اس پر بحث کریں گے پھر ہم اس کو پاس کرنے کے لئے تیار ہیں اگر ان کو ہندو اقلیت کے لئے ایک اور سیٹ چاہئے تو وہ پہلے اسمبلی کے سامنے پہلے الیکٹرول رول پیش کریں تاکہ ہم اس کو دیکھیں اور اسے منظور کریں اور جہاں تک میری اطلاع ہے اور مجھے پتہ ہے کہ ہمارے ہندو بھائی ۱۸۰۰ سے زائد نہیں ہیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر ایک گذارش یہ ہے کہ نواب صاحب نے اس قرارداد کے لئے ایک شرط رکھ دی ہے اور کہا کہ بعد میں اس قرارداد کو منظور کریں گے میں ان سے یہ گذارش کروں گا کہ ساڑھے اٹھارہ ہزار اس وقت ووٹر کا اندراج ہے آپ کے اس ٹیم کانک۔ کوٹ رئیسانی نواب صاحب کے اپنے حلقے میں ساڑھے اٹھارہ ہزار سے زائد ہیں۔ وہ کیا بات کر رہے ہیں کیوں حقیقت کو پردے میں رکھتے ہیں اور اس کے متعلق میر تاج محمد جمالی صاحب نے بھی کہا ہے ——— (مداخلتیں)

○ **جناب اسپیکر۔** آپ نے دو دفعہ بات کرلی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ میں قائد ایوان کی بات کرتا ہوں انہیں نے اس کے متعلق بات کی ہے بجٹ اجلاس میں کی ہے اگر وہ اپنی بات کو واپس لاتے ہیں تو میں اپنی قرارداد کو واپس لیتا ہوں جو انہوں نے بات بجٹ تقریر میں کی ہے میں تو اس کے متعلق بات کر رہا تھا۔ یہ تو قائد ایوان کی باتوں میں اس کا ذکر کر رہا ہوں۔

○ **جناب اسپیکر۔** آپ غفور حیدری صاحب کو بات کرنے دیں۔

○ **مولانا عبدالغفور حیدری۔** جناب اسپیکر۔ جیسا کہ نواب صاحب نے فرمایا ہے کہ ہندو بھائی اور اقلیتوں کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے اور ہم اپنے اقلیتوں کا تحفظ اور خیال کرتے ہیں ہم ان کا تحفظ کرتے ہیں

اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ مسلمانوں کے لئے لازمی امر ہے کہ وہ اپنی اقلیتی بھائیوں کا خیال رکھیں۔ لیکن جہاں تک تناسب کا سوال ہے اور الیکشن میں ووٹروں کی تعداد کتنی ہے اور اگر یہ تعداد سنت سنگھ کی برادری کی بنتی ہے تو اس کو سیٹ ملے اور اگر ارجن داس صاحب کی برادری کی بنتی ہے یا کسی اور صاحب کی بنتی ہے تو ہم اس کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں اور اگر یہ مستند تعداد نہیں بنتی تو اس کو تسلیم کرنا زیادتی ہوگی کیونکہ ایک اصول پورے ملک کے لئے ہے تو اس کو علیحدہ سے صرف بلوچستان کے لئے وضع کرنا بھی غلط ہے قومی اسمبلی کے لئے ایک ممبر کے ووٹروں کی تعداد کو مدنظر رکھنا ہوگا اور اس کے لئے تناسب کو دیکھا جائے اور سمجھنا ہوگا پھر دیکھا جائے گا کہ اس کے لئے کیا کیا جاسکتا ہے۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ اس کے متعلق بہت سے افراد نے بات کی ہے اور کہا ہے اور کس حد تک یہ بات ریلونٹ بھی ہے لیکن یہاں پر ارجن داس صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس معزز ایوان میں وزیراعلیٰ صاحب نے کہا ہے اگر وہ اپنی کمٹمنٹ واپس لیتے ہیں تو ارجن داس صاحب نے کہا کہ وہ اپنی تحریک واپس لیتے ہیں انہوں نے وزیراعلیٰ صاحب کی کمٹمنٹ کا حوالہ دیا ہم بھی وزیراعلیٰ صاحب کے کمٹمنٹ کے حوالے سے بات کریں گے اب وزیراعلیٰ صاحب بات کریں اور اس معزز ایوان میں اپنی رائے کا اظہار کریں۔

○ **میر تاج محمد جمالی۔ (قائد ایوان)۔** جناب اسپیکر۔ بجٹ اجلاس میں' میں نے یہ بات کی ہے کہ میں اسمبلی میں بلوچستان کی اقلیت۔۔۔۔۔۔ کو ایک اور سیٹ ملنی چاہئے۔ اگر اسمبلی اس قرارداد کو پاس نہیں کرتی یہ اس کا استحقاق ہے لیکن بطور صوبہ کے سربراہ کی حیثیت سے انتظامیہ کے سربراہ کی حیثیت سے الیکشن کمیشن کو لکھوں کہ اقلیت بلوچستان کو ایک اور سیٹ دی جائے۔

○ **نواب محمد اسلم رئیسانی۔ (وزیر خزانہ)۔** جناب والا۔ اسمبلی کی کارروائی بہت سی روایات پر بھی ہوتی ہے ایک روایت یہ بھی ہے کہ قائد ایوان کے خطاب کے بعد اور ان کی کمٹمنٹ پر کوئی بحث نہیں ہوتی ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ کہ قرارداد کو منظور کیا جائے؟

(قرارداد نامنظور کی گئی)

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ عجیب بات ہے چیف منسٹر کہتے ہیں کہ ہاں اور پھر مخلوط

حکومت میں شامل ممبر کہتے ہیں کہ نہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ لیڈر آف دی ہاؤس کی بات کو نہیں مانتے ہیں اور ان کے اپنے ممبر نہیں مانتے ہیں یہ عجیب بات ہے۔

○ **میر جان محمد خان جمالی۔ (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی)۔** جناب والا ووٹنگ کے بعد اس پر بات نہیں کی جاسکتی ہے۔

○ **نواب محمد اسلم رئیسانی۔ (وزیر خزانہ)۔** جناب والا۔ میں چیف منسٹر کی بات کی وضاحت کروں انہوں نے مینارٹیز کے متعلق بات کی ہے جتنی بھی اقلیتیں یہاں رہتی ہیں۔ ان کی بات کی ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** نہیں جناب۔ چیف منسٹر صاحب نے ہندو کہا ہے۔ میرے پاس کیسٹ رکھی ہوئی ہے انہوں نے کہا ہندو اقلیت میرے پاس اس کی کیسٹ رکھی ہوئی ہے جیسا کہ انہوں نے کہا ارجن داس صاحب قومی اسمبلی میں چلے جائیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** یہ قرارداد نامنظور ہوئی ہے آپ اس قرارداد کے متعلق بات نہ کریں۔

○ **میر ہمایوں خان مری۔** جناب اسپیکر۔ یہاں پریس والے اور عوام دیکھ رہے ہیں چیف منسٹر صاحب کی بات اپنی مخلوط حکومت والے نہیں مان رہے ہیں اس کا کیا مطلب نکلتا ہے۔

○ **(وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)۔** جناب اسپیکر۔ اس کو تو جمہوریت کہا جاسکتا ہے کہ چیف منسٹر کی بات ہو تو اس کی بھی مخالفت کی جاسکتی ہے اس کو تو صحیح جمہوریت کہتے ہیں۔

قرارداد نمبر ۴۴

○ **جناب اسپیکر۔** سردار سنت سنگھ اپنی قرارداد نمبر ۴۴ پیش کریں۔

○ **سردار سنت سنگھ۔** جناب اسپیکر۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ صوبہ بلوچستان میں مختلف مقامات پر گوردوارے قائم ہیں جو محکمہ اوقات متروکہ املاک کے قبضے میں ہیں۔ چونکہ پاکستان کے آئین میں ہر فکر مذہب کو اپنے مذہبی مقامات میں تقریبات کے لئے مذہبی آزادی حاصل ہے لہٰذا وہ تمام گوردوارے و

اگزار کرکے سکھ مت کے پیروکاروں کے حوالے کئے جائیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ صوبہ بلوچستان میں مختلف مقامات پر گوردوارے قائم ہیں جو محکمہ اوقات متروکہ املا کے قبضے میں ہیں۔ چونکہ پاکستان کے آئین میں ہر فکر مذہب کو اپنے مذہبی مقامات میں تقریبات کے لئے مذہبی آزادی حاصل ہے لہذا وہ تمام گوردوارے واگزار کرکے سکھ مت کے پیروکاروں کے حوالے کئے جائیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** سنت سنگھ اپنی قرارداد کے متعلق بات کریں۔

○ **سردار سنت سنگھ۔** جناب اسپیکر۔ ہم بھی وفاقی حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ گردوارے کی حفاظت کا انتظام کرے اس کی دیکھ بھال کرے تاکہ ہم آزادی سے اپنی مذہبی رسومات ادا کرسکیں۔ یہ ہمارا حق ہے اور یہاں ہرمذہب آزاد ہو اور آزادی سے ہم اپنی پوجا پاٹ کرسکیں۔

○ **جناب اسپیکر۔** ارجن داس صاحب۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ جناب وزیراعلیٰ صاحب فراغ دلی کا ثبوت دیں اور ہم اس ایوان میں جو بات کریں اس کو تسلیم کریں لیکن میں اس بات سے متعلق یہ گذارش کروں گا کہ ہم یہ تسلیم کی عادت ڈالیں گے۔ "بے نیازی تیری عادت ہی سہی۔" جناب اسپیکر۔ گذارش یہ ہے کہ زیادہ بے نیازی اللہ کو پسند نہیں آتی ہے ہمارے علمائے دین باشریعت یہاں تشریف رکھتے ہیں سردار سنت سنگھ صاحب بھی ہمارے ایم پی اے ہیں جیسا کہ دیگر سب ایم پی اے ہیں میں گذارش کرتا ہوں کہ ان کا یہ حق ہے کہ وہ اپنی آزادی سے نمائندگی کریں تو میں گذارش کر رہا تھا کہ انہوں نے ہاؤس کے اندر قرارداد کی صورت میں اپنی پوجا پاٹ اور گردواروں کی حفاظت اور دیکھ بھال کے لئے گذارش کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان ہی دنیا کے نقشے میں ایک واحد ملک ہے جس میں اقلیتیں اپنے حقوق میں آزادی رکھتی ہیں جس میں اقلیتی حقوق رکھتی ہیں۔ جس میں اقلیتیں اپنی تمام مذہبی فرائض اپنے سماجی فرائض، اخلاقی بنیادی فرائض بڑے ہی اچھے طریقے سے سرانجام دے رہی ہیں اور ان کو ہر قسم کی آزادی میسر ہے۔ جب انہیں آئینی تقاضے اور آئینی حقوق ملے ہوئے ہیں۔ میں تو یہ گذارش کروں گا کہ اس وقت ہم سب سے پہلے پاکستانی ہیں اس کے بعد بلوچستانی

پھر ہم کچھ اور اس کے بعد اور ہیں- ہندو ہیں' سکھ اور جناب عیسائی صاحب ہیں- میں یہ گذارش کرتا ہوں کہ میری عرض ہے جناب اسپیکر کے آپ بات کو غور سے سنئے جناب قائدایوان صاحب کا میں شکرگدار ہوں کہ میری قرارداد کے لئے ایک چھٹی اپنی چیف منسٹر ہاؤس کی طرف سے بجھوا رہے ہیں الیکشن کمشنر کو لیکن تمام ممبران کا بھی شکرگذار ہوں کہ انہوں نے قائدایوان کی بات کو مسترد کیا جناب جمہوریت کے تقاضے یہ ہونے چاہئیں کہ ایک ہی میر کارروان ہوتا ہے یہاں پر تو دس میر کارروان ہیں کس کو ہم تسلیم کریں کہ اصل وزیراعلیٰ کون ہے؟

○ **جناب اسپیکر-** یہ آپ کی قرارداد کا حصہ نہیں ہے-----------

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی-** جناب اسپیکر صاحب آپ مجھے بولنے کا موقع دیں خدا کے لئے جمہوری روایات کو تو آپ زندہ رکھیں-

○ **جناب اسپیکر-** قرارداد کے دائرے میں آپ جو کچھ فرمائیں------

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی-** جناب اسپیکر صاحب ایک آپ کی شخصیت ہے' جس پر ہمیں فخر ہے جو آپ انصاف کے تقاضے پورے کر رہے ہیں- جناب اسپیکر صاحب قائدایوان---- بڑے احترام سے کہوں گا کہ جی وہ ایک بات کو ہاں کرتا ہے اور اس کے ساتھ اسے نہیں کرتے ہیں تو قرارداد کیا پیش کریں ہم؟ تو جناب اس سے تو بہتر ہے-----(مداخلت) جناب اسپیکر میں یہ گذارش کر رہا ہوں کہ بیٹھے بیٹھے ہمارے وزراء اکرام یہ تو عجیب روایت ڈال رہے ہیں- بیٹھے بیٹھے- آپ انہیں جناب تھوڑی سی ورزش ہوجائے- خدا کی قسم:

○ **مولوی عبدالغفور حیدری- (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)-** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر--

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی-** جناب اسپیکر صاحب میں اسی قرارداد کے------

○ **وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ-** پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر-------

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی-** جناب اسپیکر صاحب میں اسی قرارداد کے بھی حوالے سے گذارش کر رہا تھا کہ جناب جیسا کہ سردار صاحب کی قرارداد ہے----

○ **وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔** پوائنٹ آف آرڈر پر جناب اسپیکر کیا میں بول سکتا ہوں؟

○ **جناب اسپیکر۔** ارجن داس صاحب آپ کے اٹھنے کا کیا مقصد ہے؟

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا تھا میں قرارداد کے ہی حوالے سے بول رہا ہوں۔

○ **جناب اسپیکر۔** ان کا پوائنٹ ذرا دیکھ لیں جی۔

○ **وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔** جناب اسپیکر اسمبلی میں جو موضوع ہوتا ہے اور جو سبجیکٹ ہوتا ہے اس پر ہی بولا جاتا ہے۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر میں تو قرارداد کے ہی حوالے سے بول رہا ہوں۔

○ **وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔** ارجن داس صاحب کو بولنے کا بڑا شوق ہے اور ہر ایک پر ایک لمبی چوڑی تقریر کرتے ہیں۔ یہ اسمبلی کے قواعد و ضوابط کے بھی خلاف ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی ارجن داس صاحب آپ اپنی بات مکمل کریں۔

○ **وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔** تو اگر اس طرح کوئی شوق پورا کیا جاتا ہے تو پھر کہیں اور کرلیں۔۔۔

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** میں جناب حضرت غفور حیدری کی نصیحت کا شکر گزار ہوں۔

○ **مولانا امیر زمان۔ (وزیر زراعت)۔** (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی فرمائیں۔

○ **مولانا امیر زمان۔ (وزیر زراعت)۔** کیونکہ وہ سنت سنگھ صاحب کی جگہ پر بولتے ہیں اور نوشیروانی صاحب کی جگہ پر بھی بولتا ہے۔ اپنے دوسرے ساتھیوں کی جگہ پر بھی وہ بولتا ہے۔ دوسروں کو تو کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ اس اسمبلی میں بولنے کا اکیلا ہی اس کو بولنا کا حق ہے۔ تو انہیں ہی بولنے دیا جائے۔

○ جناب اسپیکر۔ مولانا صاحب وہ قرارداد کے متعلق بول رہے ہیں۔

○ وزیر زراعت۔ قرارداد سے ہٹ کرکے وہ دوسرے موضوع پر بات کر رہے ہیں۔

○ جناب اسپیکر۔ وہ ہم نے ان سے کہا ہے کہ ـــــــ

○ وزیر زراعت۔ دوسرے لوگوں کا تو انہوں نے ٹھیکہ نہیں اٹھایا ہے کہ دوسروں کی جگہ پر بات کریں۔ سوال کا مسئلہ آتا ہے تو وہ بات کرتے ہیں اگر کسی کی قرارداد آجاتی ہے۔ تو وہ بات کرتے ہیں۔

○ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب اسپیکر صاحب میں حضرت مولانا زمان صاحب کی جگہ پر اگر وہ فرمائیں تو میں ان کی جگہ پر بولنے کے لئے تیار ہوں؟ آپ کیوں یہ بات کر رہے ہیں۔ آخر جناب پارٹی کی بات ہے۔

○ وزیر زراعت۔ میں بات کرسکتا ہوں یہ آپ کے ساتھ جو ساتھی ہیں آپ ـــــ

○ جناب اسپیکر۔ مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں ارجن داس صاحب آپ ـــــ

○ وزیر زراعت۔ آپ ان کی جگہ پر بولیں۔

○ جناب اسپیکر۔ ارجن داس صاحب آپ اپنے موضوع پر بات کریں۔

○ مسٹر ارجن داس بگٹی۔ جناب میں یہ گذارش کر رہا ہوں۔ اگر میرا حق نہیں بنتا ہے تو آپ رولنگ دے دیں۔ میں بیٹھ جاتا ہوں۔ میں عرض کر رہا تھا۔ جناب قرارداد کی بات چل رہی ہے۔ ہمارے سردار صاحب اس وقت اپنے سکھ مت کے ایک گرو بھی ہیں۔

○ وزیر خزانہ۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر۔

○ جناب اسپیکر۔ جی فرمائیں۔

○ وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر آپ کے توسط سے میں ان سے اجازت لیتا ہوں اگر وہ اجازت دیں تو ـــــ

○ **مسٹر ارجن داس بگٹی۔** جناب ارشاد

○ **وزیر خزانہ۔** جناب اسپیکر ماشاء اللہ جناب ارجن داس صاحب بہت ووکل (Voccal) ایم پی اے ہیں اور وہ نہ صرف بابا گرو سردار سنت سنگھ کی جگہ بلکہ دوسرے جو معزز اراکین ہیں حزب اختلاف کے ان کی جگہ پر بھی وہ بولتے ہیں اور اپنی رائے اظہار کرتے ہیں۔ تو میں اس معزز ایوان میں اعلان کرتا ہوں کہ ان کو (Most Voccal M.P.A) کا گولڈ میڈل دیا جائے۔ (ڈیسک بجائے گئے)

○ **میر ہمایوں خان مری۔** ہمیں خوشی ہے کہ اپوزیشن کے ایسے ممبر ہیں جنہیں سارے سبجیکٹس پر عبور حاصل ہے اور ویسے ہم اپوزیشن والے جو ہیں۔ وہاں جو بات کرتے ہیں ہم اسے ترجیح دیتے ہیں۔ ہمارے ساتھی جو بات کرتے ہیں اسے ہم مانتے ہیں۔ ہم ٹریژری بینچز والوں کی طرح تو نہیں کرتے ہیں کہ وزیراعلیٰ تو بات کر رہا ہے وہاں پر جتنے بھی (Allies) منسٹر ہیں وہ کہتے ہیں کہ جی ہم وزیراعلیٰ کی بات نہیں مانیں گے۔ ہم میں اور ان میں اتنا فرق ہے۔

○ **جناب اسپیکر۔** جی ارجن داس صاحب۔

○ **ارجن داس بگٹی۔** جناب اسپیکر بڑی مہربانی جناب آپ کی دلی خواہش کے ہم مشکور ہیں اور ساتھ ساتھ آپ کے حوالے سے معزز نواب اسلم رئیسانی صاحب کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے اس قابل سمجھا ہے کہ مجھے اچھے ووکل ایم پی اے کی صورت میں گولڈ میڈل دینے کا بھی اعلان کیا ہے۔ لیکن ہو گولڈ کلاس میں کوئی نکل وکل کوئی تانبہ وامبا نہیں ہونی چاہئے۔ جناب اسپیکر صاحب میں عرض کر رہا تھا۔ اس قرارداد کے حوالے سے کہ جناب اس وقت یہ ایک منتخب ایم پی اے بھی ہیں اپنے حلقے انتخاب کے اور جناب اس وقت وہ اپنے ہی مت کے اپنے ہی ایک طریقہ کار اپنے ہے مذہبی طور طریقوں کے تحت وہ ایک گروہ بھی ہیں۔ تو میں ان کی بھرپور تائید کرتا ہوں۔ گو کہ مجھے یقین ہے کہ اس قرارداد کو میری ہی قرارداد کی طرح پانی ہی بہا کر لے جائے گی۔ اس کا کوئی دکھ نہیں ہے صرف ہم دیکھ رہے ہیں کہ کس حد تک ہمارے اس وقت تمام حکمران طبقہ کے کس حد تک سینے فراخ ہیں۔ ہم تو یہ دیکھ رہے ہیں۔ ویسے تو یہ قرارداد اگر منظور ہو کر بھی جاتی ہے تو یہ الیکشن کمیشن کا ہی فریضہ تھا۔ میں اس قرارداد کی بھرپور تائید کرتا ہوں۔

○ **وزیر مواصلات و تعمیرات۔** جناب اسپیکر اس قرارداد کو پیش کرنے کا تعلق ہے میں جناب محرک

کو یہ مشورہ دوں گا کہ یہ اس قرارداد کا صحیح فورم نہیں ہے کیونکہ یہ جو محکمہ ہے گوروداروں کے یہ تو وفاقی حکومت کا ہے اور اگر محرک کے بہت سے نمائندے جو وہاں قومی اسمبلی میں بیٹھے ہیں وہ اس مسئلے کو اس فورم پر اٹھائیں تو زیادہ بہتر ہوگا۔ جہاں تک اس صوبائی اسمبلی کا تعلق ہے۔ تو اس کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہذا میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس قرارداد کو منظور نہ کیا جائے۔

○ **جناب اسپیکر۔** سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد منظور کی جائے؟

(قرارداد منظور کی گئی)

جہاں تک قرارداد نمبر ۳۱، ۳۷ اور ۴۱ کا تعلق ہے اس کے محرکین آج موجود نہیں ہیں لہذا اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۲۳/ اکتوبر ۹۱ء بوقت ساڑھے دس بجے صبح تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

اسمبلی کا اجلاس دوپہر بارہ بجکر پینتالیس منٹ پر اگلی صبح (چہار شنبہ)
مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۹۱ء صبح ساڑھے دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)